بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

شاہ زین

تبوک 1355 ہش — ستمبر 1976ء

شرح چندہ

سالانہ دس روپے

ماہوار ایک روپیہ

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

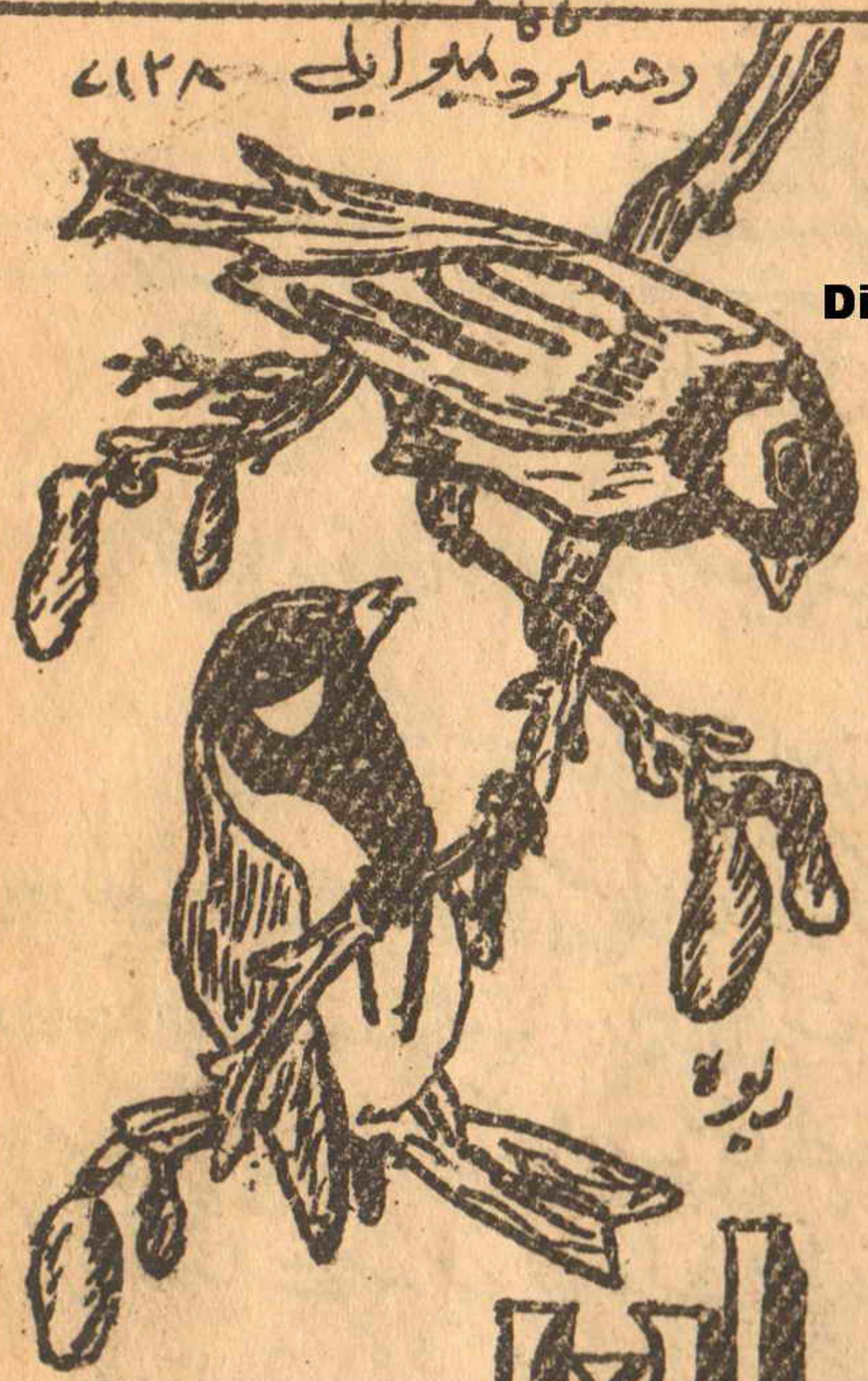

ربوہ ۱۳۵۵ھ ش / ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

تبوک ۱۳۵۵ھ ش / ستمبر ۱۹۷۶ء

جلد - ۱۹
شمارہ - ۹

ایڈیٹر: محمد شفیق قیصر

نائب ایڈیٹر: نصیر احمد قمر

خدمہ سالانہ
دس روپے

قیمت فی پرچہ
ایک روپیہ

پبلشر: محمد شفیق قیصر۔ پرنٹر: سید عبد الحیی

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ

قال اللہ تعالیٰ

Digitized by khalafat Library Rabwah

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ" (البقرہ : ۱۸۶)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارے میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ——— "رمضان کا مہینہ ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن، وہ دنیا کی سعادت کی ابتدا کے دن۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن جب دنیا کی گھناؤنی شکل اس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں جاکر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ ..... انہی تنہائی کی گھڑیوں میں، انہی جدائی کے اوقات میں اور انہی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا۔ اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلے گئے تھے۔ اسے اس کے پیدا کرنے والے اس کی تربیت کرنے والے اس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جاکر دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاؤ ..... پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان ہی میں آپ نے غار حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو یہ تعلیم سنانی شروع کی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ..... یعنی قرآن لیلۃ القدر میں اتارا گیا .....

پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرنے کا مہینہ ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے ..... دوستوں کو چاہئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تاکہ اس کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بہرحال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا فتح کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غار حرا کی عمیق گہرائیوں میں جائے۔"

(تفسیر کبیر سورہ البقرہ)

قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری روز ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"اے لوگو! یقیناً تم پر ایک عظمت والے مہینہ نے سایہ ڈالا ہے۔ ایک مبارک مہینہ، ایسا مہینہ جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے۔ اور اس کی رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے..... اور وہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کی جزا جنت ہے اور (یہ) مہینہ مواساۃ (ہمدردی) کا (مہینہ) ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں روزہ دار کا (روزہ) افطار کروایا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہوگی اور اس کا اجر روزہ دار کے اجر کے برابر ہوگا بغیر اس کے کہ اس (روزہ دار) کے اجر میں سے کسی شئے کی کمی واقع ہو..... اور وہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کے پہلے حصہ میں رحمت ہے، اور وسط میں مغفرت اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے۔"

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"تم پر رمضان آیا ہے (ایک) مبارک مہینہ۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس (مہینہ) میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو اس (مہینہ) میں طوق پہنائے جاتے ہیں۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس (رات) کی بھلائی سے محروم رہا۔ پس یقیناً وہ (ہر خیر سے) محروم رہا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

ایثار پیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے آج سے چودہ سال قبل اسی مہینہ میں (۳ ستمبر ۱۹۶۳ء کو) وفات پائی۔ آپ کا وجود جس طرح بڑوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح بچوں کے لئے بھی رحمت تھا۔ یوں تو آپ سب ہی کے ساتھ پیار کرتے تھے لیکن بچوں کے ساتھ تو خاص طور پر بہت محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔ بچوں کو بھی آپ سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ کیونکہ آپ ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے اور انہیں بڑی اچھی اچھی نصیحتیں بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نصیحتوں میں سے بعض نصیحتیں یہاں درج کرتے ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ انہیں غور سے پڑھیں اور پھر ان پر دل و جان سے عمل کریں۔

آپ نے ایک موقع پر احمدی بچوں اور ان کے مربیوں کے نام ایک پیغام دیا تھا اس میں آپ نے بہت سی قیمتی نصیحتیں فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ہے۔

"اطفال کی تربیت کا کام بڑا نازک اور اہم ہے کیونکہ اطفال کا وجود قومی زندگی میں بیج کا حکم رکھتا ہے اور اچھا زمیندار سب سے پہلے بیج کی فکر کیا کرتا ہے۔ کیونکہ بیج کے اچھا ہونے پر فصل کی کامیابی کا بڑی حد تک دارومدار ہے۔ پس اطفال کے نگرانوں کے لئے بلکہ خود اطفال کے لئے میرا پیغام یہی ہے کہ اگر جماعت کی آئندہ ترقی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا چاہتے ہو تو بچوں کی بلکہ ولادت سے ہی بچوں کی اچھی تربیت کا انتظام ہونا چاہیئے۔"

"پس اے ہمارے عزیز بچو! اور اے دوسرے لوگو! جن کے ہاتھوں میں ان کی تربیت کی باگ ڈور دی گئی ہے۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور اس عمر کی قدر و قیمت

Digitized by khalafat Library Rabwah

کو پہچانو۔ کیونکہ آگے چل کر آج کے بچوں کے سر پر ہی جماعتوں کے کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو ابھی سے اسلام اور احمدیت کے مضبوط سپاہیوں والی تربیت دو۔ جن کے کندھے اتنے فراخ اور اتنے مضبوط ہوں کہ ہر بوجھ کو اٹھانے کی طاقت رکھیں۔

اور یاد رکھو کہ بچپن کی تربیت میں پانچ باتیں خاص طور پر بڑی اہم اور بڑی دور رس ہیں:۔

(۱) صداقت اور سچ بولنے کی عادت

(۲) دیانتداری اور ہر قسم کے دھوکا اور فریب سے اجتناب۔

(۳) محنت اور جان فشانی اور عرق ریزی۔

(۴) جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ۔

(۵) نماز کی پابندی اور دعاؤں کی عادت۔

"اگر ہماری جماعت کے بچے اپنے اندر یہ پانچ بنیادی صفات پیدا کر لیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا مستقبل بلکہ جماعت کا مستقبل محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین!"

(تربیتی مضامین صفحہ ۳۰، ۳۱)

پس احمدی بچوں کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ شوق اور باقاعدگی کے ساتھ آپ کی ان نصیحتوں پر عمل کریں اور اس طرح اپنی زندگیوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے مفید بنائیں۔

وزارت کفالت

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا

بچوں کے نام پہلا فرمان

"پیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا اور دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ اور یہ کام خدائے غفور و رحیم نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ اور آپ اس جماعت کے اطفال ہیں۔ بڑے ہو کر آپ نے تبلیغ اسلام اور قوموں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسی عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ امید ہے کہ آپ اس کے پروگرام میں شوق سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ (آمین!)

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح"

Digitized by khalafat Library Rabwah

بخشش اور رحمتوں کا مہینہ

ہمارے دلوں میں نیکی اور گناہ دونوں قسم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر تقویٰ کی قوت ہمارے دلوں کے اندر موجود ہے تو وہ ہمیشہ ہمارے نیکی کے جذبات کو ابھارے گی اور گناہ کے جذبات کو دبائے گی۔ جب یہ قوت اور کیفیت ہمارے دلوں کو حاصل ہو جائے گی تو ہماری زندگیاں نیکیوں کا مجموعہ بن جائیں گی اور گناہوں کی گندگی سے وہ پاک ہو جائیں گی۔ پھر صحیح معنوں میں ہماری زندگیاں عبادت، اور پرہیزگاری والی زندگیاں ہوں گی۔ اور ایسی ہی زندگی بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ ہم پر اور ہم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے ہیں۔

روزہ کیا ہے؟

روزہ کو عربی میں صَوْم کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں رُکنا۔ چپ رہنا۔ روزہ کو صبر بھی کہا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں ضبطِ نفس، ثابت قدمی اور استقلال۔ حدیث میں روزہ کو نصف صبر کہا گیا ہے۔

روزہ کب رکھیں؟

اسلامی مہینہ شعبان کی ۲۹ تاریخ کی شام کو اگر چاند نکل آئے تو بس اسی شام کو رمضان المبارک اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ آجاتا ہے ورنہ ہر شعبان کی شام سے اس مبارک مہینہ کے دنوں اور راتوں میں اور ان مبارک دنوں کے ایک ایک بابرکت لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہتی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے دامن کو ان رحمتوں اور برکتوں سے بھر لو۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری دی ہے:۔

"جب رمضان آتا ہے۔ تو بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں"

(بخاری و مسلم)

Digitized by khalafat Library Rabwah

عزیز بچو! خطاؤں لغزشوں اور گناہوں کی معافی کا مبارک وقت آج ہمارے نصیب میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔"

(بخاری و مسلم)

نیکیوں کے پھلنے پھولنے کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بندوں کی طرف سے توبہ و استغفار عبادت اور ریاضت اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت اور رحمت کی ایک بہار ہے جس سے خطاکار ہو یا گناہ گار ہر صاحب ایمان کا دل باغ باغ ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیکی کر کے خدا کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا اس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے اس مبارک مہینہ میں فرض ادا کیا گویا اس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس مہینہ کا اول حصہ رحمت ہے۔ درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔"

(مشکوٰۃ)

روزہ کی نیت

خدا تعالیٰ کی ان رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں اور بخششوں کا خیال اور یقین دل میں ہو اور اسی خیال اور یقین کے ساتھ روزہ رکھنے کی نیت کریں۔ روزہ کی نیت کرنا فرض ہے۔ روزہ کی نیت کے بغیر اگر کوئی شخص روزہ دار کی طرح بھوکا اور پیاسا رہتا ہے تو اس کا روزہ شمار نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اسے روزہ کا ثواب ملیگا

دل سے ارادہ کرنے کا نام نیت ہے لیکن دل کے ارادہ کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی نیت کرنا بہتر ہے۔ غروب آفتاب کے بعد رات کو ہی کسی وقت یوں نیت کریں:-

"نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی"

یعنی۔ کل اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھنے کی میں نے نیت کی۔

سحری اور اس کی اہمیت

صبح صادق سے پہلے ضرور کچھ کھانا چاہیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:- (باقی صفحہ ۹ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

پیارے بھیّا! تشحیذ میرا پسندیدہ رسالہ ہے عرصہ سے زیرِ مطالعہ ہے ان دنوں تشحیذ دن رات ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے۔ اور اب اس نہج پر پہنچ چکا ہے کہ ہم بجا طور پر تشحیذ پر فخر کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہانیوں کو جن و پری کے خزانے سے نکال کر حقیقت کی راہ پر چلا کر بہت اچھا کیا۔ (الیس منیر احمد بخاری۔ مالوکے)

پیارے بھائی جان! اس مہینہ کا تشحیذ ملا۔ بہت ہی پیارا میگزین تھا اور بڑی مزیدار کہانیاں۔ ماشاء اللہ تشحیذ بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور بڑا معیاری ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین! (نثار احمد۔ اوکاڑہ کینٹ)

محترم بھائی جان! السلام علیکم! اس مرتبہ کا "تشحیذ الاذہان" میرے ہاتھوں میں ہے۔ بے حد خوب صورت اور جاذبِ نظر ہے مگر "ناصرات کے صفحات" تو خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں۔ آپ اتنے تھوڑے سے صفحات میں ناصرات کے لئے اتنا زیادہ مواد فراہم کرتے ہیں کہ دیکھ کر بے اختیار آپ کے لئے تحسین و آفرین کی صدا بلند ہوتی ہے۔ واقعی آپ دریا کو کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔

(کوکب نوید۔ مریدکے)

مکرمی بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ماہِ جولائی کا پرچہ ملا۔ جس کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا۔ "ننھے ادیب" میں "اخلاق کی فتح" ایک اچھی کہانی تھی۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ تشحیذ کو اور بھی ترقی دے۔ آمین!

(زاہدہ منیر۔ بہاول نگر)

پیارے بھائی جان! اس ماہ کا رسالہ مجھے بہت پسند آیا۔ اتنے دن انتظار کرنے کے بعد رسالہ ملا۔ سب کام چھوڑ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ جب تک سارا پڑھ نہ لیا۔ چین نہ آیا۔ تمام مضمون، کہانیاں اور لطائف بہت پسند آئے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اسے اور بھی ترقی دے۔ آمین! (امۃ الحفیظ رفعت۔ ٹاہلی)

---

*

عزیز بہنو اور بھائیو! تشحیذ الاذہان آپ کا پسندیدہ رسالہ ہے اسے خوب سے خوب تر بنانے کے لئے ہمیں آپ کی قیمتی آراء اور نادر مشوروں کی ضرورت ہے۔ نیز رسالہ کی خریداری میں اضافہ اور اس کی قلمی معاونت بھی فرمائیں۔

(مجاہد احمد شاہد)

*

Digitized by khalafat Library Rabwah

"بہت ہی پیارا خدا ہے ہمارا"

جناب عبدالرحیم داھری

بہت ہی پیارا خدا ہے ہمارا
وہی ہے ہمیشہ ہمارا سہارا

اُسی نے ہمیں زندگی بخش دی ہے
ہے کتنا ہی پیارا وہ خالق ہمارا

ہمیں نعمتیں اُس نے دی ہیں بہت سی
وہ محسن ہے داتا ہے رازق ہمارا

یہ شمس و قمر بھی اُسی نے بنائے
اُسی کا نشاں ہے وہ روشن ستارا

وہی چاند میں رات بھر ہے چمکتا
اُسی کا ہے سورج میں ہر اک شرارا

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
بنوں کے چرند ے جہاں کے درندے

اُسی نے یہ سب حکم کُن سے بنائے
زمیں آسماں ہو کہ ہو سنگ و خارا

دعائیں وہ سنتا ہے بندوں کی ہر دم
مگر مانگ لینے کا ہے کس کو یارا

کھلا کوئی مایوس لوٹا کبھی بھی؟
وہ جس نے اُسے پاک دل سے پکارا

نبی عربؐ بھی اُسی نے ہے بھیجا
وہ شاہِ دو عالم محمد ہمارا

ہے فیضِ محمدؐ ہمیشہ سے جاری
ہمیشہ ہی جاری رہے گا یہ دھارا

وہ ختم الرسل ہیں خدا کی قسم ہے
بہر جا یہی نعرہ، ہم نے ہے مارا

سلام ان پہ لاکھوں بہر صبح بہر دم
بصد آرزو خاکپا نے پکارا

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

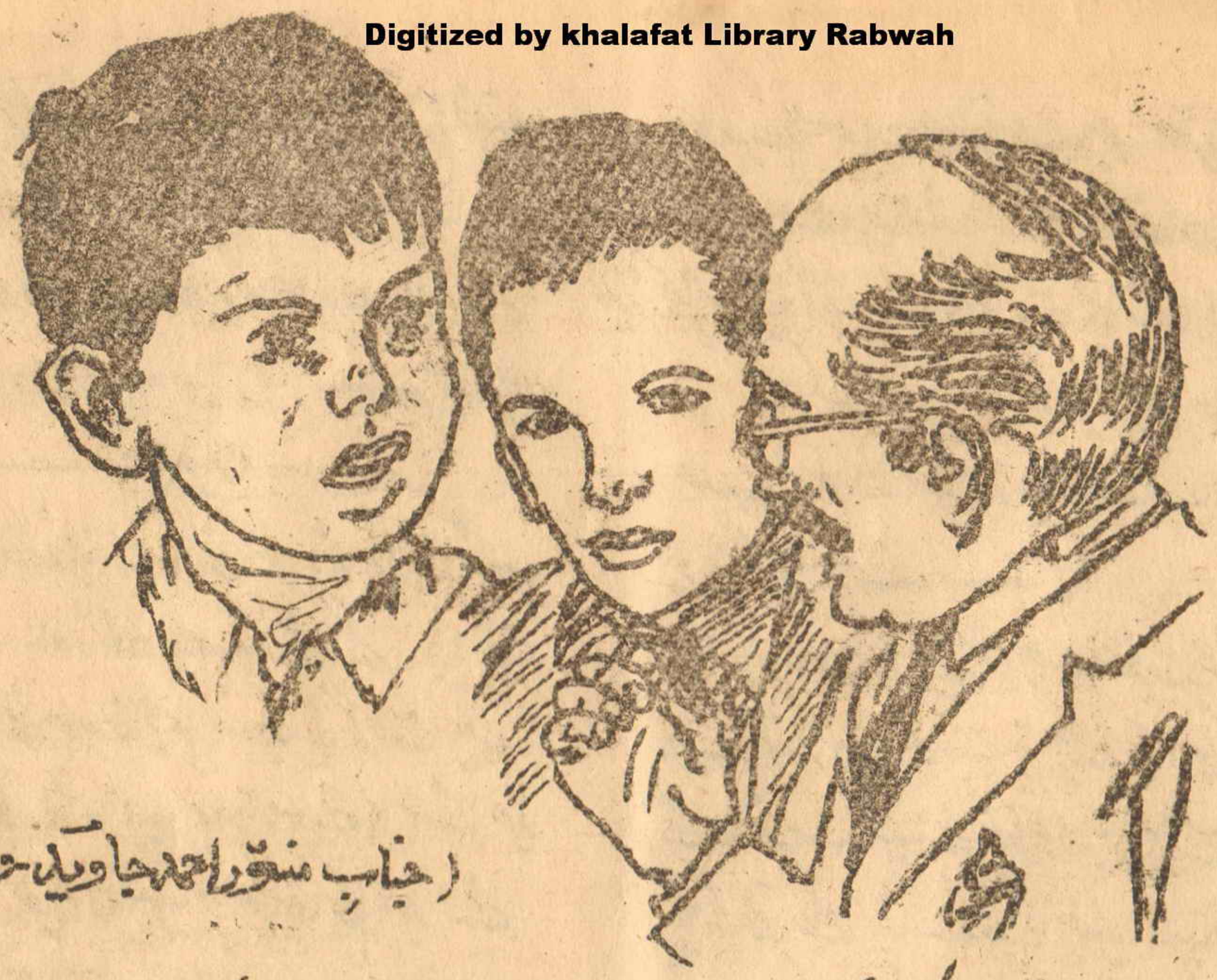

(جناب منور احمد جاوید۔ واہ کینٹ)

چچا جان کی آمد

گرمیوں کی دوپہر تھی۔ ہر سو گویا آگ برس رہی تھی۔ حکم ملا کہ ظہر کی نماز پڑھ کر فوراً سویا جائے۔ اور چارپائی اس وقت تک نہ چھوڑی جائے جب تک دوپہر نہ ڈھل جائے۔ لیکن نیند تھی کہ آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ دل بھی کیا خوب تھے کہ ادھر دوپہر کا کھانا کھایا۔ اُدھر نیند سے آنکھیں بوجھل۔ امّی جان کا اصرار کہ سونا نہیں ہے بلکہ امتحان کی تیاری کرنی ہے مگر آج جیکہ فراغت ہے۔ نیند کو محنتیں کی جارہی تھیں بلاوہ تھا وہ تخریب دکھا رہی تھی۔

"وقار ——— !" (میں نے دوسری چارپائی پر کروٹیں بدلتے ہوئے بھائی کو آواز دی)

"ہوں ——— " جواب ملا۔

"نیند نہیں آرہی"

"پھر کیا کیا جائے ؟"

"کیوں نہ واہ گارڈن چلیں ——— ! " عقل نے تجویز پیش کی۔

"امی اور ابو اجازت نہیں دیں گے"

"پھر کیا کیا جائے ؟"

"کچھ سمجھ نہیں آرہی ——— !"

ہم تینوں سوچ میں ڈوب گئے۔

"ٹرن ——— ٹرن۔ ن-ن-ن ن" گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ امّی جان نے آواز دی ——— کہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

دیکھیں باہر کون ہے۔ مجھ سے پہلے ہی افضل
ننگے سر ننگے پاؤں بھاگا اور جلدی سے
دروازہ کھولا۔ اچانک خوشی سے بھرپور
آواز سنائی دی ——— "چچا ——— چچا جان
آئے ہیں ——— چچا جان ——— !"
ہم دونوں چلاتے ہوئے چارپائی سے
اٹھ بھاگے۔ اور ان سے لپٹ گئے۔ وہ پیار
سے تھپکیاتے ہوئے ہم سب کی گرفت میں
اندر داخل ہوئے۔ اب ہمارا سونے کا مسئلہ حل
ہو گیا تھا۔ طویل دوسرے چچا جان کی آمد نے
مختصر کر دیا تھا۔

سب سے ملاقات کرنے اور ٹھنڈا پینے
کے بعد جب چچا جان ہمارے ساتھ آکر بیٹھے
تو میں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے چچا کو یاد دلایا

"چچا جان! پچھلی مرتبہ وفات مسیحؑ
کے بارے میں کچھ باتیں ہوئی تھیں۔ آپ نے
دلیل دی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات
پا چکے ہیں اور آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ حضرت
عیسیٰؑ کی وفات کسر صلیب کی کنجی ہے جو
حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں
میں دینے کے لئے اللہ
تعالیٰ نے تیار کروا رکھی تھی
آپ نے مزید بتایا تھا کہ
صحابہ کرامؓ بھی وفات مسیحؑ

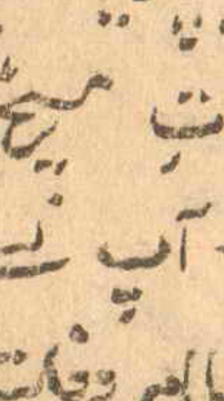

کے تمام تھے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے
دوسرے مسلمان بھائی اب بھی حضرت عیسیٰؑ
کے آسمان پر زندہ موجود ہونے اور وہ بار دوبارہ آئے گا
عقیدہ رکھتے ہیں کیا آپ اس کی بابت کچھ بتانا پسند کریں گے"؟

"کیوں نہیں ——— ؟" چچا جان نے
حسب عادت مسکرا کر میری جانب دیکھا اور
یوں گویا ہوئے ———

"ہاں تو بچے! جب حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے تو اس کے بعد
کے واقعات آپ نے کتابوں میں پڑھے ہوں گے
کیا کوئی مجھے بتائے گا کہ جب آپ فوت ہوئے
تو صحابہ کرامؓ کی حالت کیا تھی؟"

"انہوں نے یقین نہیں کیا تھا۔" وقار
بولا۔ "بلکہ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے تلوار
نکال لی کہ اگر کوئی یہ کہے گا کہ حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں تو وہ
اس کی گردن اڑا دیں گے"۔

"شاباش" چچا نے فرمایا۔ "ٹھیک ہے
جب آپ کی وفات کی خبر مشہور ہوئی تو صحابہؓ
شدت غم سے رو پڑے۔ انہیں یقین نہیں آتا
تھا کہ ان کے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک روز ان سے جدا ہو جائیں گے"
یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے تلوار نکالی اور مسجد
میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جو کہے گا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔ میں اس
کی گردن اڑا دوں گا۔ وہ تو حضرت موسیٰؑ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی طرح اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے ہیں۔ چند روز میں واپس لوٹ آئیں گے۔ آپؐ اس وقت تک وفات نہیں پا سکتے جب تک کہ منافقین کو قتل نہ کر لیں۔"

"چچا جان یہاں پہ بھی۔" افضل نے بات کاٹی۔ "حضرت عمرؓ نے حضرت موسیٰؑ کی طرح کہا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی طرح نہیں۔"

"ہاں یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ وہ اگر حیاتِ مسیحؑ کے قائل ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح زندہ آسمان پہ چلے گئے ہیں۔"

"جی ہاں چچا جان!" وقار بولا۔ "پھر صحابہ کرامؓ میں سے کوئی تو کہتا کہ حضرت عیسیٰؑ کی تقلید کی ہے۔"

چچا جان نے اپنی بات کو پھر جاری کرتے ہوئے کہا۔ "اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ باہر کسی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لائے تو کسی صحابیؓ نے راستہ میں ہی انہیں صورتِ حال سے آگاہ کر دیا۔ آپ سیدھے حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپؐ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھایا۔ ماتھے پہ بوسہ دیا اور فرمایا۔ "خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ پر دو موتیں وارد نہیں کرے گا۔" اور مسجد کی جانب چل دیئے۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ تو حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ کر کھینچا۔ وہ انہیں روکنا چاہتے تھے لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہاتھ جھٹک کر ان سے اپنا دامن چھڑا لیا اور منبر پہ چڑھ کر خطبہ دیا۔ آپ نے حضرت عمرؓ سے خصوصی طور پر مخاطب ہو کر کہا۔

"اے شخص! اپنے آپ پر قابو رکھ!"

اور پھر آپ نے فرمایا:۔

"تم میں سے جو محمدؐ کی عبادت کرتا ہے وہ سن لے کہ محمدؐ وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے پس یقیناً اللہ زندہ ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان سے پہلے سب رسول گزر چکے ہیں۔ اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل ہوں تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔"

"آپ نے بہت ٹھوس اور روشن دلیل دی ہے چچا جان!" وقار نے بات کاٹی۔ "پھر اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت عمرؓ پہ کیا اثر ہوا؟"

"حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ نے جب یہ آیت سنی تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ابھی ابھی آسمان سے وحی اتری ہو۔ انھیں یقین ہو گیا کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر تھے۔ ایک رسول تھے اور جیسا کہ ہر انسان کے ساتھ موت وابستہ ہے۔ آپؐ بھی وفات پا گئے۔"

"محترم چچا جان!" اخفش نے سکوت توڑا۔ "بات تو وفاتِ مسیحؑ کی ہو رہی تھی اور آپ نے ثابت کر دی وفات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کی وفات پر تو سب متفق ہیں۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو بیٹے!" چچا جان نے مسکرا کر کہا۔ "اس وفات کو ثابت کرنے کا مقصد اس اجماعِ امت پر روشنی ڈالنا ہے یعنی آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ سے حضرت ابوبکرؓ کا استدلال کرنا صاف صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک تمام نبی وفات پا چکے تھے اور تمام صحابہؓ اس پر متفق تھے۔"

"آپ کی دلیل تو بڑی مضبوط ہے چچا جان!" میں نے کہا۔ "اگر صحابہ کرامؓ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کے قائل ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ بھی رسول ہیں اور بشر ہیں اور اس کے باوجود زندہ ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پانا کون سا ضروری تھا۔ مگر کسی صحابیؓ نے اعتراض نہیں کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سب صحابہؓ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے قائل تھے۔"

"شاباش!" چچا جان نے میری پیٹھ تھپتھپائی۔ اور سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ دلیل جو حضرت ابوبکرؓ نے گزشتہ انبیاءؑ کی وفات پر پیش کی اسکے متعلق کسی صحابیؓ کا انکار مروی نہیں۔ حالانکہ اس وقت صحابہؓ موجود تھے اور سب سن کر خاموش رہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس پر تمام صحابہؓ کا اجماع تھا اور صحابہؓ کا اجماع حجت ہے جو کبھی ضلالت پر نہیں ہو سکتا۔"

"پھر تو بات ثابت ہو گئی" میں نے کہا۔ "ظاہر ہے کہ امت کے اولین لوگ جو حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور ان کے دوست تھے۔ وہ جو کچھ جانتے تھے وہ ہم یا اور کوئی نہیں جانتا۔ انھوں نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بقول حضرت عائشہؓ قرآن پاک کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ بھی وفاتِ مسیحؑ کے قائل تھے ——— ہم کیوں نہ ہوں ——— لیکن چچا جان! ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں ہاں! ضرور پوچھو!" چچا جان نے فرمایا۔

"آخر ان اصحابؓ کے اقوال میں سے کچھ تو ہونگے

Digitized by khalafat Library Rabwah

جن سے ان کے خیالات کا پتہ چلتا ہو۔" میں نے پوچھا۔

"کیوں نہیں؟" چچا جان نے۔ "اگر ہم اسلام کے ابتدائی دنوں کی تاریخ اور ان بزرگوں کے اقوال اٹھا کر دیکھیں تو صفحات کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ چند ایک حوالے دیتا ہوں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ بزرگانِ امت کی اس نازک مسئلہ پر کیا رائے تھی۔ مثلاً ایک بار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"لَوْ كَانَ مُوسٰى وَعِيسٰى
حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا
اِتِّبَاعِيْ۔"

یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ دونوں زندہ ہوتے تو انھیں بھی میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

حضرت حسنؓ نے حضرت علیؓ کی وفات پر فرمایا:۔

"لوگو! آج رات ایک ایسا شخص فوت ہوا ہے جس سے پہلے بھی آگے نہ بڑھ سکے اور پچھلے بھی اس مقام کو نہ پا سکیں گے۔ آپ کی روح اسی رات قبض ہوئی جب حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی روح قبض ہوئی یعنی رمضان کی ستائیسویں رات۔"

"ایک اور بات بھی ہے چچا جان! جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے وفات یافتہ نبیوں سے ملاقات فرمائی تھی۔ اور ان میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر بھی ہے۔" افضل نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو افضل بیٹے!" چچا جان نے جواب دیا۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے واضح دلائل کے باوجود لوگ کیوں غلط عقائد پر جمے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح عقائد کے اپنانے کی توفیق دے۔"

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ امی جان کی آواز سنائی دی۔ کہ تمہارے چچا جان اتنی دور سے تھکے ہارے آئے ہیں۔ کچھ آرام کرنے دو۔ باقی باتیں کل کر لینا۔"

"چلئے جی آپ کی فرمائش ہوئی ہے۔ ہم نے ہنستے ہوئے کہا۔ ورنہ آج ہم نے آپ کو کچھ اور مفید باتیں سنے بغیر نہیں چھوڑنا تھا۔ اب اگلی نشست پر باقی باتیں ہوں گی۔"

"بڑی مہربانی۔ خدا حافظ۔" چچا جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خدا حافظ!" ہم سب نے یک زبان کہا

اتنے میں عصر کی آذان ہو گئی۔ اور ہم سب نماز ادا کرنے کے لئے مسجد چلے گئے۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

چنے سفید، چری اور مرچ کٹنی کی

خرید و فروخت کے سلسلہ میں ہماری

خدمات حاصل کریں

مسٹر جسٹس

انصاف کمیٹی

پرانی غلہ منڈی لائل پور

فون: ۷۹۲۶

ہر قسم کا

سامان سائیکل

واجبی نرخوں پر

خرید لیجئے

الائیڈ

سائیکل

سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

فون - ۶۴۵۰۰

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف

ادارہ

پاک ٹمبر

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ لاہور

کو یاد رکھیں

فون نمبر ۶۲۶۱۸

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک فرید گڑھ گوجرانوالہ - فون: ۴۸۴۴

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگوفہ

عزیز بھائیو اور بہنو! اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی کتاب ہو تو اس کے بہترین اقتباسات ہمیں بھجوائیں۔ ہم انھیں اس عنوان کی زینت بنائیں گے۔ (ادارہ)

حضرت ذوالنون مصریؒ ایک بزرگ صوفی تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک لوگوں کو دعوتِ حق دی۔ مگر اس عرصہ میں بس ایک شخص جیسا کہ چاہیئے ملا۔ وہ ایک شہزادہ تھا۔ جو شان و شوکت کے ساتھ میری مسجد کے نزدیک سے گزرا۔ میں اس وقت یہ کہہ رہا تھا کہ "اس کمزور آدمی سے بڑھ کر اور کوئی شخص احمق نہیں ہے جو ایک طاقتور کے ساتھ لڑتا ہے۔" یہ بات سن کر شہزادہ مسجد کے اندر آ گیا اور پوچھنے لگا۔ "اس کا مطلب کیا ہے؟" میں نے کہا۔ "انسان محض ایک کمزور ہستی ہے جو خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ برسرِ جنگ ہے۔" ان الفاظ کے سنتے ہی شہزادے کا رنگ فق ہو گیا اور مسجد سے نکل کر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر آیا اور مجھ سے خدا کا راستہ پوچھا۔ میں نے کہا۔ "ایک راستہ لمبا ہے اور ایک چھوٹا۔ اگر چھوٹے راستے سے جانا چاہتے ہو تو دنیا ترک کر دو، گناہ چھوڑ دو اور خواہشاتِ نفسانی کو ترک کر دو۔ اگر لمبے راستے سے خدا تک پہنچنا چاہتے ہو۔ تو سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے اور سب کچھ ترک کر دو۔" شہزادے نے کہا

Digitized by khalafat Library Rabwah

"لمبا اور طویل راستہ اختیار کرتا ہوں"
—— چنانچہ اگلے دن وہ پشمینہ پہن کر آیا اور ریاضت میں مشغول ہوگیا اور آخرکار ابدال کے مرتبے تک پہنچا۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بلخ میں نہایت زبردست قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو کھاتے تھے۔ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ وہیں کے رہنے والے تھے۔ ایک روز آپ نے ایک ملازم کو بازار میں نہایت شاداں وفرحاں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ "اے غلام! خوشی و مسرت کا یہ کونسا موقع ہے؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگوں کی بھوک کی وجہ سے کیا حالت ہو رہی ہے؟"

غلام نے کہا۔ "مجھے کیا ڈر ہے۔ میں جس کا غلام ہوں اس کے بہت سے گاؤں ہیں اور غلہ بکثرت ہے۔ وہ ہرگز مجھے بھوکا نہ رکھے گا۔"

یہ سن کر آپ کی حالت متغیر ہوگئی اور کہا۔ "الحمد یہ غلام اپنے اس مالک کی رحمت ہے جس کے پاس چند انبار غلہ کے ہیں اس قدر شاد ہے۔ تو مالک الملک ہے اور ہمیشہ روزی دینے والا ہے۔ میں تیرا ادنیٰ غلام ہوں بھلا میں کیونکر غم کھاؤں؟" چنانچہ اسی وقت سے آپ نے شغل دنیا سے منہ پھیر لیا اور توبہ نصوح کی۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور توکل میں حد کمال تک پہنچ گئے اور ہمیشہ فرماتے کہ "میں ایک غلام کا شاگرد ہوں۔"

حضرت معروف کرخی رح مشہور صوفی تھے ان کے متعلق یہ روایت ہے کہ جب بھی ان کی خدمت میں کھانے کی کوئی چیز بطور نذرانہ لائی جاتی۔ آپ قبول کرتے اور کھا لیتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ کے بھائی بشر بن الحارث تو ہمیشہ ایسا کھانا رد کر دیتے ہیں۔ آپ ہمیشہ کیوں قبول کر لیتے ہیں"۔ حضرت معروف کرخی رح نے جواب دیا۔ "میرا بھائی زہد و ورع کے اثر سے اپنے ہاتھ کھینچ کے رکھتا ہے لیکن میں اپنے علم باطن کی بدولت انہیں پھیلائے رکھتا ہوں اپنے مالک کے اس گھر میں میری حیثیت صرف ایک مہمان کی ہے۔ جب وہ مجھے کھلاتا ہے میں کھا لیتا ہوں۔ جب وہ مجھے نہیں کھلاتا تو میں بھی صابر و قانع رہتا ہوں میں نہ کسی چیز پر اعتراض کر سکتا ہوں۔ نہ خود اپنی مرضی سے کوئی چیز پسند کر سکتا ہوں۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت جنید بغدادیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سری سقطیؒ نے (جو ایک پایہ کے صوفی تھے) مجھ سے محبت کے بارہ میں سوال کیا تو میں نے جواب دیا۔ "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ محبت جذبہ و احساس کے ایک ہو جانے کا نام ہے۔ بعضوں کے نزدیک محبت نام ہے۔ دوسرے کو اپنی ذات پر ترجیح دینے کا اور کچھ لوگ ایک بالکل الگ چیز بتاتے ہیں۔ اس پر سری سقطیؒ نے اپنے بازو کے چمڑے کی چٹکی بھری جو ان کی ہڈیوں پر اتنا کسا ہوا تھا کہ وہ اسے کھینچ نہ سکے اور کہنے لگے۔ "خدا کی قسم! اگر میں یہ کہوں کہ میرا چمڑا خدا تعالیٰ کی محبت میں میری ہڈیوں پر سوکھ کر رہ گیا ہے تو یہ بات غلط نہ ہوگی۔

○

- صرف وہی شخص زندہ ہے جس کی خوبیاں زندہ ہیں۔ (سائرس)
- یہ کبھی نہ سوچیے کہ ایک موقع دوبارہ آپ ہی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ (چیفرٹ)
- محبت اتحاد کو مضبوط کرتی ہے مگر حسد اتحاد کے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ (سوفکلیز)
- سچ ہمیشہ خوبصورت اور برتر ہوتا ہے۔ چاہے اس کا حلیہ کتنی ہی حقیر حالت میں ہو۔ (اوجڈسکی پین)

(مرسلہ۔ طارق احمد بٹ کراچی)

نعت نبویؐ

نثار احمد نازؔ سوا۔ (سندھ)

محمدؐ کی روشن جبیں اللہ اللہ
کہاں ایسا کوئی حسیں اللہ اللہ

قمر کی جبیں پر پسینہ سا آیا
جو دیکھا وہ ماہِ مبیں اللہ اللہ

رفعنا کی رفعت و عظمت نہ پوچھو
تھا قدموں میں عرشِ بریں اللہ اللہ

مئوثر ہے میرے یہ عصیاں کی بستی
وہ جب سے ہیں دل میں مکیں اللہ اللہ

گلوں کی زباں پر شب و روز نغمے
عطر خیز زلف عنبریں اللہ اللہ

نازؔ ان کے چوکھٹ کی لے لو بلائیں
جو شہنشاہِ دنیا و دیں اللہ اللہ

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ذہنی ورزش

۱۔ جانوروں کے نام تلاش کیجئے:۔

(i) آری چھ آنے کا ہے

(ii) یہاں کی ہر شے ربوہ کی ہے۔

(iii) ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

(iv) آج دفتر بند رہے گا۔

۲۔ ذرا بتایئے تو!

(i) ایسے ملک کا نام بتایئے اگر اس کے پہلے دو حرف کاٹ لئے جائیں تو ایک کھانے والی چیز بن جاتی ہے

(ii) ایسے ملک کا نام بتایئے جس کے اگر پہلے پانچ حروف کاٹ دیئے جائیں تب بھی اس ملک کا نام باقی رہ جاتا ہے۔

(iii) اکرم اور اسلم کے پاس کچھ رقم تھی۔ اکرم نے اسلم سے کہا کہ اگر آپ مجھے پندرہ روپے دے دیں تو میرے پاس آپ کی رقم سے دگنی رقم ہو جائے گی۔ اسلم نے اکرم سے کہا کہ اگر آپ مجھے پندرہ روپے دے دیں تو میرے پاس آپ کی باقی رقم سے پانچ گنا رقم ہو جائے گی۔ بتایئے ہر ایک کے پاس کتنی کتنی رقم ہے؟

(المجد یاجوہ سرگودھا)

(iv) ایسے پھل کا نام بتایئے کہ اگر اس کا پہلا حرف کاٹ دیا جائے تو ایک نمکین چیز بن جاتی ہے اور اگر آخری حرف کاٹ لیں تو کھانے کی ایک مزیدار چیز بن جاتی ہے

(v) ایسے پرندے کا نام بتائیں جس کا پہلا حرف کاٹ دیں تو جسم کے ایک عضو کا نام رہ جاتا ہے

(زاہدہ پروین۔ گوجرہ)

۳۔ پہیلی بوجھ پہیلی

(i) اندھا ہے پر راہ دکھائے
آنکھ وہ اندھوں کی کہلائے

(ii) ایک تھال موتیوں بھرا
سب کے سر پر اُلٹا دھرا

(iii) ایک درخت کی پانچ ہیں شاخیں
دو ہیں دھوپ میں تین ہیں سائے میں

(آکنہ پرچیں بھرپاروڈسنڈہ)

(iv) دیکھی ہم نے رات کی رانی
آگ سے جس کی ٹپکے پانی

(v) لال گائے لکڑی کھائے
پانی پیئے اور مر جائے۔

(وینیتہ قمر۔ بھرپاروڈسنڈہ)

(جوابات کل اور صفحہ پر دیکھیں)

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اِنَّ الصَّحَابَۃَ کُلَّھُمْ کَذَکَاءٍ"

(یقیناً تمام صحابہ رضؓ سورج کی طرح ہیں)

خدائے عزّوجل نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو صحابہ رضؓ کے مثیل ہوں گے اور ان کے رنگ میں رنگین۔ سیّد المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔ (میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے بشکرانہ)۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی علیہ السلام اور اس کی جماعت اسی طریق پر عمل پیرا ہوگی۔ جس پر میں اور میرے صحابہ رضؓ ہیں ——— صحابہ رضؓ کی کامل اقتداء اور ان کے اسوہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے حالات و واقعات کا علم ہو۔ تاہم بھی صحابہ رضؓ کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بے مثال اور بے نظیر قربانیاں دیں۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین) ———

اس غرض سے صحابہ رضؓ رسول صلعم کے حالات و واقعات پر مشتمل ایک سلسلۂ مضامین تشحیذ میں شروع کیا جا رہا ہے امید ہے سب بہن بھائی یہ سلسلہ پسند کریں گے اور اس بارہ میں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے نوازیں گے۔ (ادارہ)

فاتحِ ایران

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

نصیر احمد قمر

مشرکین و مخالفین کے ہاتھ غریب و بیکس مسلمانوں کے خلاف دن بدن کھلتے جا رہے تھے اور ان بے بسوں پر مظالم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ ان کی ان بڑھتی ہوئی شرارتوں کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضؓ کو ایک ایک کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کا ارشاد فرمایا۔ اور پھر ارشادِ الٰہی کے ماتحت ایک روز خود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی غرض سے روانہ ہوئے۔ دشمنانِ اسلام کو آپ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی ہجرت کا پتہ چلا تو انھوں نے آپ کو قتل یا گرفتار کرنے والے کے لئے بھاری انعامات مقرر کر دیئے۔ انعام کی لالچ میں سراقہ نامی ایک سوار آپؐ کے تعاقب میں نکلا۔ اس نے دور سے آپؐ کو اور حضرت ابوبکرؓ کو جاتے دیکھا تو گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ مگر قریب پہنچا تو اچانک گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور وہ نیچے گر پڑا۔ انعام کی طمع میں اٹھ کر پھر گھوڑے پر سوار ہوا مگر چند قدم چلنے کے بعد گھوڑا پھر گرا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسے ہی ہوا تو اس نے بُری فال لی۔ اپنے ارادہ سے باز آیا۔ اور حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بعد میں کسی وقت توبہ کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہوا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا ——— "سراقہ! تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے" ——— اللہ اللہ! کیا عجیب شان ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ غریب الدیاری اور غریب الوطنی کی حالت میں کیسی عظیم الشان پیشگوئی فرما رہے ہیں کہ:۔

"کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھوں میں ہوں گے"

خیر ہجرت ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ میں رہنے لگے۔ مشرکین مکہ نے وہاں بھی چین نہ لینے دیا اور ایک سال کے وقفہ سے بدر اور پھر احد کی جنگیں ہو گئیں۔ مگر انھیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ۵ھ میں تمام عرب کے مشرک قبائل کو ساتھ ملا کر مدینہ پہ حملہ آور ہوئے۔ یہ جنگ جنگِ احزاب کہلائی۔ اسے غزوہ خندق بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ مدینہ کی حفاظت کے لئے اس موقعہ پر ایک خندق کھودی گئی تھی۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ خندق کی کھدائی میں دن رات مصروف تھے۔ بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان آگئی۔ صحابہؓ کدالیں مارتے۔ کدالیں ٹیڑھی ہو جاتیں۔ مگر چٹان تھی کہ ٹوٹنے کا نام نہ لیتی تھی ——— صورت حال سے حضورؐ کو آگاہ کیا گیا۔ تو حضورؐ خود کدال لئے موقعہ پر پہنچے۔ پیٹ پر دو پتھر بھی باندھ رکھے تھے۔ کئی دن سے مسلسل کام کی وجہ سے تکان بھی بہت زیادہ تھی مگر اللہ کا نام لے کر پہلی ضرب لگائی چٹان سے چند چنگاریاں نکلیں۔ حضورؐ نے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کیا۔ صحابہؓ نے بھی اقتداء کی۔ دوسری اور تیسری ضرب پر بھی ایسے ہی چنگاریاں پیدا ہوئیں اور ہر دفعہ رسول اللہؐ نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ صحابہؓ نے بھی اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور ساتھ ہی چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ حضورؐ نے صحابہ سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔ "بھئی تم نے کیوں نعرے لگائے؟" صحابہؓ نے عرض کی۔ "یا رسول اللہؐ! آپ نے

Digitized by khalafat Library Rabwah

کیوں لگائے؟" فرمایا۔ "جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو خدا نے مجھے کسریٰ کے محلات اور اس کے اردگرد کے علاقے دکھائے اور مجھے بتلایا کہ یہ علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں گے۔ اس پر میں نے "اللہ اکبر" کا نعرہ لگایا۔ جب میں نے دوسری ضرب لگائی تو میں نے دیکھا کہ قیصر کی حکومت توڑ دی گئی اور وہاں اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔ اس پر میں نے پھر "اللہ اکبر" کہا۔ جب میں نے تیسری ضرب لگائی تو خدا نے مجھے دکھایا کہ حبشہ میں بھی مسلمانوں کی حکومت قائم کر دی گئی۔ اس پر میں نے "اللہ اکبر" کا نعرہ لگایا۔ صحابہؓ نے بصد ادب عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! ہمارے نعرے بھی اسی لئے سمجھ لیجئے۔" اس کے ساتھ ہی حضورؐ نے فرمایا:-

"ھلک قیصر فلا قیصر
بعدہ وھلک کسریٰ
ولا کسریٰ بعدہ"

یعنی قیصر ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر کھڑا نہ ہوگا۔ اور کسریٰ تباہ کیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔

دیکھئے! خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کی کس طور پر نصرت و تائید فرماتا ہے۔ جب اہل دنیا انہیں نابود کرنے کے خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں، اس وقت خدا انہیں دنیا کو فتح کرنے کی بشارتیں عطا فرماتا ہے۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی حیثیت اس وقت کی دنیا میں قریباً وہی تھی جو آج کی دنیا میں روس اور امریکہ کی ہے۔ اور اہل عرب ان پر غلبہ پانا تو ایک طرف ان سے لڑائی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ کے ذریعہ اس بشارت کے ملنے پر صحابہؓ کے دل اس یقین سے پُر ہو گئے کہ ہم قیصر و کسریٰ کی حکومتوں پر قبضہ کریں گے، ان کے خزانے ہمارے پاس آئیں گے اور وہاں اسلام کا پرچم لہرایا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے اس عظیم الشان پیشگوئی کا تذکرہ عام لوگوں کے ساتھ بھی کیا۔ جب مشرکین و منافقین اور یہودیوں نے یہ بات سنی تو مسلمانوں کی ہنسی اور مذاق اڑانے لگے کہ یہاں دن میں ایک وقت کی روٹی بھی میسّر نہیں، بھوکوں مر رہے ہیں، دشمن کے نرغے میں ہیں اور خوابیں دیکھ رہے ہیں۔ کسریٰ کے محلات کی ——————

——— "عرب کے ان قبائل کے ہاتھوں ہی شکست کھانے والے ہیں اور آس لگائے بیٹھے ہیں۔ قیصر کے خزانوں کی۔ واہ رے واہ!.....

غرضیکہ انہوں نے خوب تمسخر اور استہزاء سے کام لیا ——— مگر جانتے ہو ہوا کیا؟ ——— ہوا وہی جو خدا کو منظور تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسلمان اطراف عالم میں پھیل گئے۔ قیصر کے محلات اور کسریٰ کے خزانے مسلمانوں

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے قبضہ میں آئے۔ سراقہ نے کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنے اور مشرکین و منافقین اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔ کسریٰ کے محلات پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا اور اس کے سفید محل میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو حضورؐ نے نہایت بے بسی اور بے کسی کے عالم میں کی تھیں اپنی تمام تر شان و شوکت سے پوری ہوئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ایران کی عظیم الشان پیشگوئی جس عظیم صحابیؓ کے ہاتھوں پوری ہوئی۔ ان کا نام تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

ابو وقاص مالک بن وہیب آپ کے والد تھے جو بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سردار قریش ابوسفیان بن امیہ کی بیٹی حمنہ آپ کی والدہ تھیں۔ رشتہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ماموں لگتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ آئے تو حضورؐ نے فرمایا:۔

"ھذا خالی فلیرنی امرؤ خالہ۔"

کہ یہ میرے ماموں ہیں۔ ان جیسا ماموں تو کوئی مجھے دکھلائے۔

والدہ کی طرف سے عبد مناف پر حضورؐ کا نسب نامہ ان سے جا ملتا ہے۔

حضرت سعدؓ نے سترہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے قبول اسلام سے قبل ایک خواب دیکھا کہ میں اندھیرے میں ہوں اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اتنے میں ایک چاند کی روشنی ظاہر ہوئی۔ میں اس چاند کے پیچھے چلا۔ لیکن کچھ لوگ مجھ سے بھی پہلے ادھر چلے گئے۔ ان میں زید بن حارثہ۔ علی بن ابی طالب اور ابوبکر (رضوان اللہ علیہم اجمعین) تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کب یہاں پہنچے تو انہوں نے کہا۔ "ابھی ابھی!"

اس کے بعد مجھے پتہ چلا کہ حضورؐ خفیہ طور پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں تو میں شعب اجیاد میں حضورؐ سے ملا اور ایمان لا کر حلقہ بگوشی اسلام ہوا اور مجھ سے پہلے یہی لوگ ایمان لائے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اسلام کا ثلث ہوں۔ میں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب ابھی نمازیں بھی فرض نہ ہوئی تھیں۔

قبول اسلام کے بعد مشرکین مکہ کی طرف سے آپ کو بھی مظالم کا نشانہ بنایا جانے لگا۔ مگر آپ نے تمام تکالیف خندہ پیشانی سے برداشت کیں اور دامن حق نہ چھوڑا۔ جسمانی تکلیف اور ایذا رسانی کے علاوہ آپ کو اعزہ و اقارب کی محبت کا واسطہ دے کر بھی اسلام سے ہٹانے کی کوشش کی گئی اور بلاشبہ یہ مرحلہ نہایت نازک ہوتا ہے۔ آپ کی والدہ مشرکہ تھیں انہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہ کیا تھا۔ مگر آپ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ان سے حسن سلوک میں پیش پیش تھے۔ اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے والدہ نے دھمکی دی کہ "بیٹا! تو اسلام سے باز نہیں آتا۔ دیکھ میں اب اُس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گی۔ جب تک تُو اسلام نہ چھوڑ دے۔ میں بھوکی رہ کر مر جاؤں گی اور لوگ تجھے ماں کا قاتل کہیں گے۔"

چنانچہ اس نے فاقے شروع کر دیئے۔ مگر آپ کب حق و صداقت کو چھوڑنے والے تھے۔ آخر جب مسلسل فاقوں کی وجہ سے والدہ کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تو آپ نے ماں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کیا ہی خوب کہا۔

"وَاللّٰہِ لَوْ کَانَتْ لَکِ
اَلْفُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا
نَفْسًا مَا تَرَکْتُ دِیْنِیْ ھٰذَا
لِشَیْءٍ"

کہ اے ماں! تو تو مجھے اپنی ایک جان کے چلے جانے سے ڈراتی ہے۔ خدا کی قسم! اگر تیری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے میرے سامنے نکلتیں۔ تو میں اپنے اس دین کو تب بھی نہ چھوڑتا۔

ذرا اندازہ کیجئے کہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کس قدر دل میں گھر کر چکی تھی اور ایمان و یقین میں کتنی پختگی تھی کہ ماں سے تعلق توڑنا گوارا کر لیا مگر دینِ اسلام کا چھوڑنا پسند نہ فرمایا۔ بلاشبہ یہ لوگ آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مصداق کہ

"اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ
اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ"

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

(باقی آئندہ)

جوابات ذہنی ورزش

۱۔ (i) بچھو (ii) شیر (iii) بندر (iv) بندر

۲۔ (i) جاپان (ii) سعودی عرب
(iii) اکرم کے پاس ۲۵ روپے اور اسلم کے پاس ۳۵ روپے ہیں۔
(iv) کھیرا (v) بگلا

۳۔ (i) لاٹھی (ii) آسمان (iii) نماز
(iv) موم بتی (v) آگ

○

تشحیذ الاذہان کا باقاعدہ مطالعہ آپ کے بچوں کی اخلاقی، دینی اور اصلاحی قدروں کو اجاگر کرتا ہے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایفائے عہد

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے

"تم اپنے عہد کو پورا کیا کرو۔ یقیناً

عہد کے بارہ میں تم سے پوچھا جائیگا"

عہد خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، دوستوں سے ہوں یا بھائیوں سے، بچوں سے ہوں یا بزرگوں سے۔ ان کا پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"منافق کی نشانی یہ ہے کہ وہ

وعدہ خلافی کرتا ہے"

گویا مومن اپنے قول و قرار کا پکا ہوتا ہے۔ وعدے کی خلاف ورزی اس کا شیوہ نہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو بتایا

"بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے ضرورت پر ایک مال دار آدمی سے ایک ہزار اشرفیاں قرض لیں۔ اور خدا تعالیٰ کو اس پر گواہ بنایا۔ خود تجارت کے لئے کسی دوسرے ملک چلا گیا۔ جب وعدہ پورا کرنے کا وقت آیا تو اتفاق ایسا ہوا کہ ساحل سمندر پر کوئی جہاز اس کے ملک جانے والا نہ تھا۔ چنانچہ اس نے وعدہ پورا کرنے کا یہ طریق اختیار کیا کہ سونا اشرفیاں اور خود نہ آسکنے کی مجبوری کے سلسلہ کا ایک خط ایک لکڑی کے اندر بند کر کے لکڑی سمندر میں بہا دی اور خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ خدایا! میں نے تجھے اپنے وعدہ کا گواہ

بنایا تھا۔ تو جانتا ہے۔ اس وقت مجھے ملک واپس جانے کے لئے کوئی سواری میسر نہیں۔ لہٰذا یہ لکڑی اصل

Digitized by khalafat Library Rabwah

مالک تک پہنچا دے! تو ہی مالک و محافظ ہے۔

خدا کا کرنا یوں ہوا کہ دوسری طرف مالدار آدمی سمندر کے کنارے اس شخص کی تلاش میں آیا۔ اسے کوئی جہاز تو آتا دکھائی نہ دیا۔ البتہ ایک لکڑی بہتی ہوئی ملی۔ جسے وہ ایندھن کے طور پر جلانے کے لئے گھر لے آیا۔ جب اس نے لکڑی کو چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفیاں اور معذرت کا خط مل گیا۔

اب دیکھئے کہ اس شخص نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کی کتنی کوشش کی اور خدا تعالیٰ نے اس کی کس طرح مدد فرمائی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم جو بھی وعدہ کریں اسے کما حقہٗ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(شاہد احمد خان۔ ڈسکہ)

یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

اسلام نے ہمدردی کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ کمزوروں، بیکسوں، یتیموں وغیرہ کی امداد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ ایک دن آنحضرتؐ ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے۔ لیکن حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ نے عورت کو اٹھایا اور اسے اس کے گھر چھوڑ آئے۔ آپ روزانہ اس کے گھر جاتے اور اسے کھانا دے آتے تھے۔

اسی طرح آپؐ نے ایک دفعہ ایک غلام کو دیکھا جو آٹا پیس رہا تھا۔ آپ اس کے قریب گئے تو دیکھا کہ رو رہا ہے۔ کیونکہ وہ بیمار تھا اور اس کا آقا ایک ظالم شخص تھا۔ جسے اس کے ساتھ کوئی ہمدردی نہ تھی۔ آپؐ بیٹھ گئے اور اس کا سارا آٹا پیس دیا۔ اور فرمایا۔ "جب تمہیں آٹا پیسنا ہو تو مجھے بلا لیا کرو!"

ایک دن آپؐ نے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا جو سردی سے کانپ رہا تھا۔ کیونکہ اس کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپؐ نے اس سے چند سوال کئے جن کے جواب میں اس نے کہا کہ "میں ایک یتیم اور غلام ہوں۔ میرا آقا مجھ پر بہت ظلم کرتا ہے۔"

اس کی دکھ بھری کہانی سن کر حضورؐ کی

Digitized by khalafat Library Rabwah

آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ نے اسے پیار کیا اور اس پر کپڑا اوڑھا دیا۔

اگلے دن آپ نے پھر اسی بچے کو دیکھا کہ وہ بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ آپ نے اس کا بوجھ اٹھایا اور خود اس کی منزل تک چھوڑ آئے اور فرمایا کہ جب تمہیں ضرورت ہو تو مجھے یاد کر لیا کرو!

یہ تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناداروں، بیکسوں، یتیموں اور غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے غریبوں اور یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوں کہ ان کا غم ہلکا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(فوزیہ تسنیم ربوہ)

○

عقل مند کسان

عرصہ ہوا کسی گاؤں میں ایک غریب کسان رہا کرتا تھا وہ ہر وقت خدا سے دعا مانگتا تھا۔ "یا اللہ جس طرح تو اور لوگوں کی خواہشیں پوری کرتا ہے اسی طرح میری بھی یہ خواہش پوری کر دے!"

وہ کسی وقت بھی نماز پڑھتا یہی دعا مانگتا۔ ایک دن وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ زور سے ہوا چلنے لگی۔ کسان نے محسوس کیا کہ اس کا مکان ہل رہا ہے۔ اچانک دائیں طرف سے دیوار پھٹی اور ایک فرشتہ ہاتھ میں شمع لئے اندر داخل ہوا۔ اس نے کسان سے کہا۔

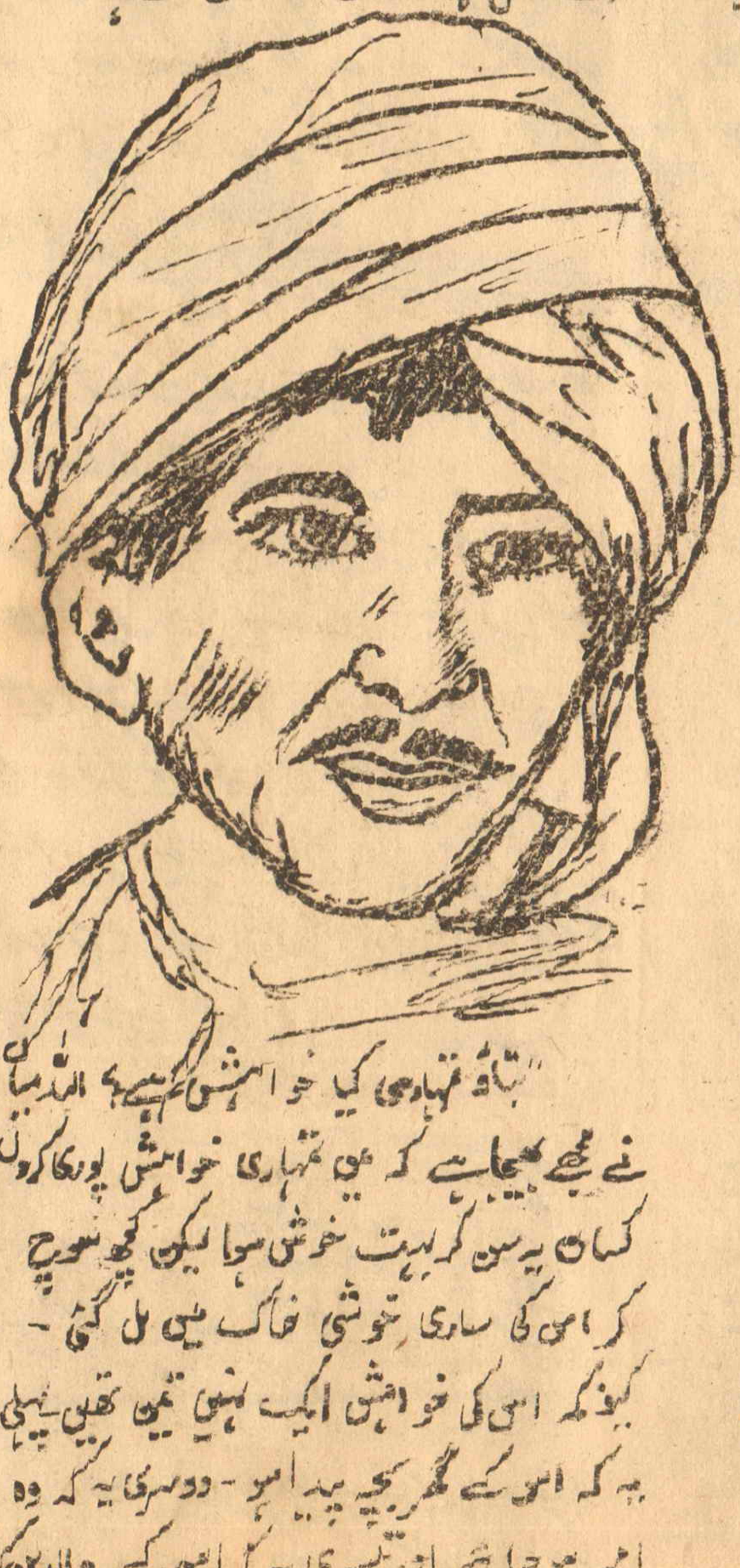

"بتاؤ تمہاری کیا خواہش ہے؟ اللہ میاں نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تمہاری خواہش پوری کروں"

کسان یہ سن کر بہت خوش ہوا لیکن کچھ سوچ کر اس کی ساری خوشی خاک میں مل گئی۔ کیونکہ اس کی خواہش ایک نہیں تین تھیں پہلی یہ کہ اس کے گھر بچہ پیدا ہو۔ دوسری یہ کہ وہ امیر ہو جائے اور تیسری یہ کہ اس کے والدین

Digitized by khalafat Library Rabwah

بینائی واپس آجائے۔ کسان نے فرشتہ سے کہا کہ میری تین خواہشات ہیں اگر وہ پوری ہو جائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔"

فرشتہ نے کہا۔ "چونکہ تم ہر نماز میں صرف ایک ہی خواہش پوری ہونے کی دعا مانگتے تھے اس لئے صرف ایک ہی خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اب جلدی سے بتاؤ تمہاری وہ خواہش کون سی ہے؟"

کسان نے سوچا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اس نے فرشتہ سے کچھ دیر کی مہلت مانگی۔ فرشتہ نے اسے چار دن کی مہلت دی اور چلا گیا۔ اسے سوچتے سوچتے تین دن گزر گئے لیکن کسان کوئی ایسی ترکیب نہ سوچ سکا جس سے اس کی تینوں خواہشات پوری ہو سکیں۔ لیکن پھر اچانک وہ خوشی سے اچھل پڑا کیونکہ ایک ایسی ترکیب اس کے ذہن میں آ گئی تھی جس سے وہ اپنی تینوں خواہشیں پوری کر سکتا تھا۔

ادھر فرشتہ کے آنے کا وقت بھی ہو گیا تھا۔ زور سے ہوا چلی اور فرشتہ شیخ لئے آن پہنچا اور اس سے اس کی خواہش پوچھی۔

کسان نے کہا۔ کہ میری خواہش ہے کہ میرے والدین اپنے پوتے کو سونے کے برتن میں کھانا کھاتے ہوئے دیکھ لیں۔ سونے کے برتن سے اس کی یہ مراد تھی کہ وہ امیر بن جائے۔ پوتے سے مطلب یہ تھا کہ اس کے گھر اولاد ہو۔ والدین کے دیکھنے سے یہ مقصد تھا کہ ان کی بینائی لوٹ آئے۔ فرشتہ کسان کی عقلمندی پہ مسکرایا اور کہا کہ تمہاری یہ خواہش پوری ہو گی۔ خدا کی شان دیکھئے کہ لگے ہی روز کسان اپنے کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔ کہ زمین میں سے ہیرے جواہرات کا بے حساب خزانہ نکل آیا۔ اس نے والدین کی آنکھوں کا قابل ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں اسی دوران اللہ نے اسے ایک چاند سا بیٹا عطا کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی سب خواہشیں پوری کر دیں۔

(عاصمہ شریف جنجوعہ۔ لاہور)

○

احساسِ ذمہ داری

گرمی کا موسم تھا اور دوپہر کا وقت تھا سورج اپنی پوری آب و تاب سے سرزمین عرب پر چمک رہا تھا۔

اس وقت مدینہ منورہ کی ایک گلی میں ایک عرب آنکھیں نیچی کئے پسینے سے شرابور ہانپتا کانپتا بھاگا جا رہا تھا گلی کوچوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ایک عرب نوجوان اس کے پیچھے ہو لیا اور کچھ دور جا کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

اسے روک لیا اور اس سے اس پریشانی کی وجہ پوچھی۔ تو نوجوان نے کہا کہ اسلامی بیت المال کا ایک اونٹ ابھی ابھی نکلا

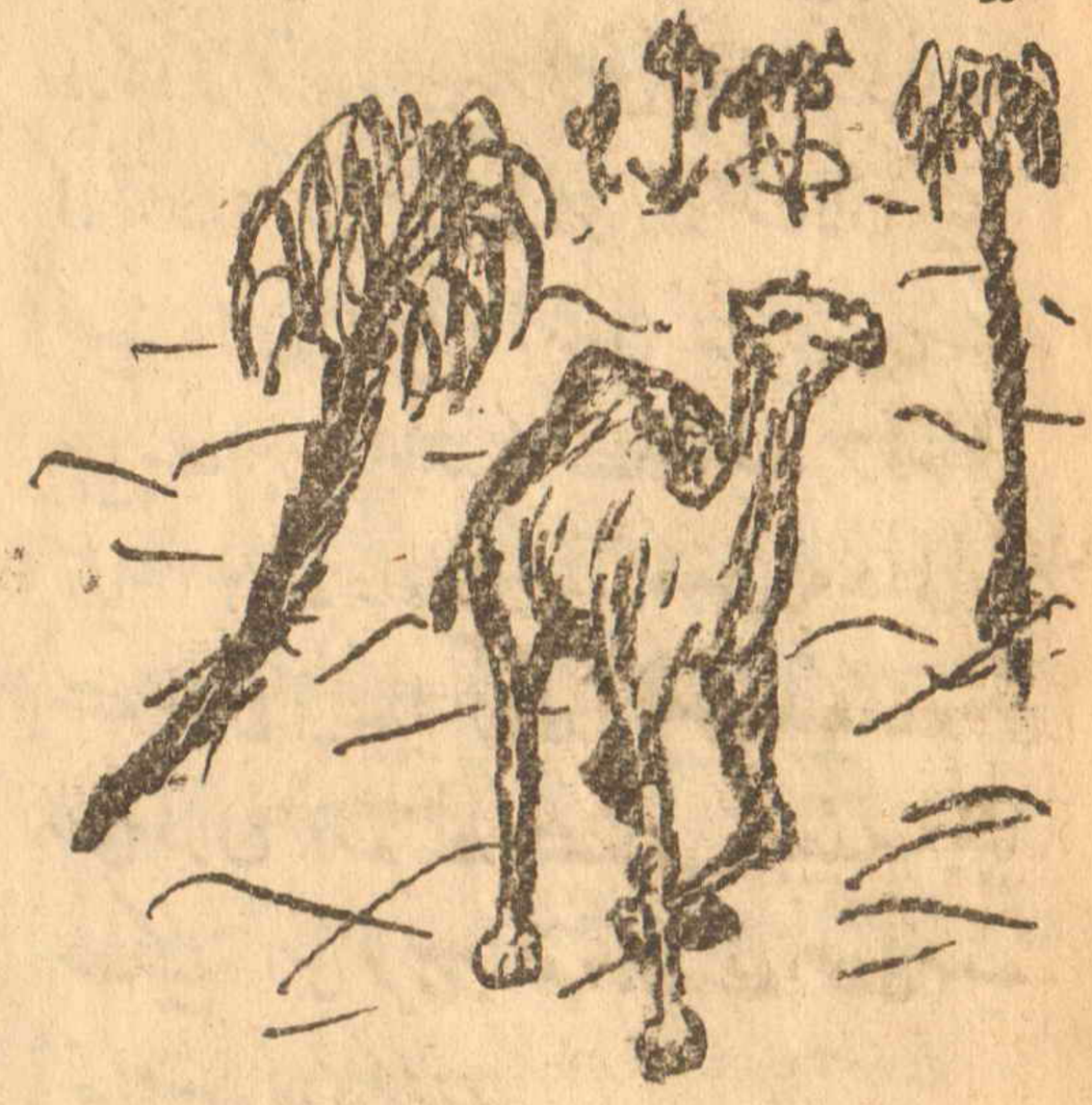

ہے مجھے اس کی تلاش ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس نے کس سمت کا رخ کیا ہے؟"

نوجوان پہلے تو سہم گیا پھر نگاہ بھر کر جو دیکھا تو پہچان لیا اور آہستہ سے بولا۔

"حضورؓ! کسی غلام کو اس خدمت پر لگا دیا ہوتا۔"

وہ نیک سیرت انسان کڑک کر بولا۔

"غلطی مجھ سے ہوئی اور اس کا خمیازہ کوئی اور بھگتے! اگر میں نے اچھی طرح دیکھ بھال کی ہوتی تو اونٹ گم نہ ہوتا اس سزا کا مستحق میں ہوں۔"

پیارے بچو! یہ نیک سیرت انسان حضرت عمر فاروقؓ تھے۔ جنہیں اپنی ذمہ داری کا اتنا شدید احساس تھا۔ کاش! ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر ایسا ہی احساسِ ذمہ داری پیدا کر لے!

(خالدہ منزہ۔ ڈیرہ غازیخان)

○

"ایڈیسن"

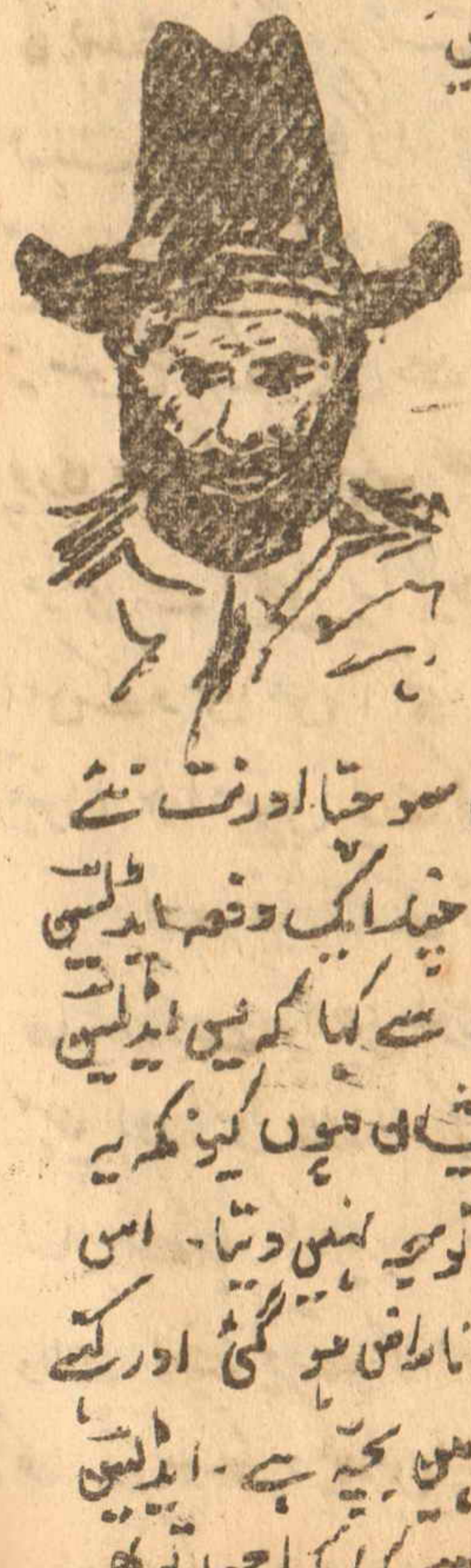

ایک مشہور امریکن موجد ایڈیسن نے بہت سی ایجادیں کی ہیں

اسے بچپن ہی سے مختلف اشیاء کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بہت شوق تھا

شروع سے ہی وہ عجیب و غریب باتیں سوچتا اور نت نئے تجربات کرتا رہتا تھا۔ جب ایک دفعہ ایڈیسن کے باپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں ایڈیسن کے بارے میں بہت پریشان ہوں کیونکہ یہ پڑھائی کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتا۔ اس پر ایڈیسن کی ماں کچھ ناراض ہو گئی اور کہنے لگی۔ "نہیں وہ بہت ذہین بچہ ہے۔ ایڈیسن کے باپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ اچھا تو پھر

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں تمہیں بتاؤں وہ اس وقت کیا کر رہا ہے؟
اس نے کہا۔ ضرور بتائیں!
اس کے باپ نے کہا کہ اس وقت وہ بستر کے اندر بیٹھا ہوا ہے اور یہ خیال کر رہا ہے کہ شاید میں بچے نکالوں گا۔ یہ سن کر اس کی ماں باہر آئی اور اس کا بازو کھینچتے ہوئے اُسے کہا کہ اٹھو یہاں سے!
اس پر ایڈیسن ناراض ہوا اور کہنے لگا
"میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"
یہ ایسا فقرہ تھا جو ساری عمر اس کے کام آیا وہ ہر شے کی تہہ تک پہنچنا اور اس کی حقیقت سے واقف ہونا چاہتا تھا۔ جب اسے سکول بھیجا گیا تو اس کا اساتذہ پر اچھا اثر نہیں پڑا۔ استاد اس کے والدین کو کہتے تھے کہ یہ بہت بے وقوف ہے اور پڑھنے کے لائق نہیں اور ہر وقت کلاس میں بیٹھا تصویریں بناتا رہتا ہے جو زیادہ اچھی نہیں ہوتیں۔ اور یہ تصویریں ایسی مشینوں کی ہوتی تھیں۔ جو اساتذہ نے کبھی کبھی نہیں دیکھیں اس کے بعد "ایڈیسن" کبھی سکول نہیں گیا۔ بلکہ اپنے تجربات میں مشغول رہا۔ اس نے اپنے گھر میں ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا۔ جو تجربات کی بوتلوں اور مرتبانوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور وہاں سے بہت عجیب بدبو آیا کرتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اتنا بڑا سائنسدان بن گیا اور ساری دنیا میں شہرت پا گیا۔ اس نے اندھیری دنیا کو روشنی میں تبدیل کر دیا۔ آج بھی ایڈیسن کا یوم وفات پورے امریکہ میں بڑی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

(انور اقبال سیفی ربوہ)

○

پکنک سے پٹائی تک

صبح کے نو بج چکے تھے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ موسم ایسا خوشگوار تھا کہ آدمی کا دل خود بخود پکنک منانے کو چاہ رہا تھا۔
اور دن بھی اتوار کا تھا۔ جہاں یہ سب چیزیں اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں بھلا ہم کہاں آرام سے بیٹھنے والے تھے۔ ہم نے فوراً اپنے تین ساتھیوں کو لیا اور پکنک منانے کا پروگرام بنایا لیکن کسی کی جیب نے اجازت نہ دی۔ پکنک منانے کا اٹل فیصلہ تو اب ہو ہی چکا تھا۔ اور پروگرام بنا کر بدلنا ہم میں سے کسی کی لغت میں درج نہ تھا۔ اس لئے ہم نے سوچا امرودوں کے باغ پر دھاوا بول دیا جائے۔ دوسرے ساتھیوں کو بھلا امرود کھانے میں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ بھی فوراً تیار ہو گئے اور ہمارا مختصر سا

Digitized by khalafat Library Rabwah

قافلہ امرودوں کے باغ کی طرف روانہ ہوگیا
ہم نے اپنی لیڈری کا رعب جمانے کے
لئے اور کچھ بہادری دکھانے کے لئے تینوں

دوستوں سے کہا کہ تم سب اِدھر اُدھر باغ
کے کونوں میں مورچے جما لو اور ہم علیحدہ
کرتے ہیں۔ جب کوئی خطرے کی بات ہو تو فوراً
خبردار کر دینا۔ سب نے اپنی اپنی پوزیشن
سنبھالی اور ہم نے اپنے ہتھیار یعنی غلیل
اور پتھروں سے امرودوں پر بمباری شروع
کر دی۔ ہم نے اپنی تمام جیبیں بھر لیں اور
واپسی کا پروگرام بنایا اور اپنے پہریدار دوستوں
کی طرف چل دیئے۔ ابھی تھوڑی دور ہی گئے
تھے دیکھا کہ دو تین مالی ہمارے تینوں ساتھیوں
کو پکڑے لئے جا رہے ہیں۔ ہمارے پاؤں سن
ہو گئے۔ اب ہم نے ایک دو تین کہہ کر بھاگنا
شروع کیا لیکن ایسے حواس باختہ ہوئے کہ پاؤں
رکھتے کہیں تھے مگر پڑتا کہیں تھا۔ اتنے میں ایک
مالی صاحب نے ہماری گردن دبوچ لی اور بولے
چلو اپنے ساتھیوں کے پاس۔ مالی کے ہاتھ کے
دباؤ سے ہماری گردن میں بہت تکلیف ہو رہی
تھی اس لئے ہم چپ چاپ مالی کے آگے آگے چل
دیئے۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک گول مٹول
لالہ صاحب ہمارے دوستوں کو گھیرے بیٹھے ہیں۔ یہ
حال دیکھ کر ہمارے رہے سہے اوسان بھی جاتے
رہے۔ لالہ صاحب نے ایک نظر ہمارا بھری ہوئی
جیبوں، پر ڈالی اور بولے۔ "کیوں بے! روز آ کر
ہمارے امرودوں کا صفایا کر جاتے ہو؟" میں
ہمت کر کے بولا۔ "میں ابھی ابھی امرود بازار سے
لے کر آ رہا ہوں۔" لالہ بولا۔ "تم جھوٹ بول رہے
ہو جلدی کرو۔ مرغے بنو۔ ہم سب ایک دوسرے
کا منہ دیکھنے لگے۔ "ارے سنتے نہیں۔ مرغے بنو!"
لالہ نے کڑک کر کہا اور ہم سب مرغے بن گئے
لالہ نے مالیوں سے کہا کہ ایک ایک ان کے اوپر
بیٹھ جاؤ۔ وہ شاید اسی انتظار میں تھے جلدی
سے ہماری کمر پر سوار ہو گئے۔ ٹانگوں میں بھاگ
بھاگ کر پہلے ہی درد ہو رہا تھا۔ وزن کی وجہ
سے ہم گرنے لگے تب لالہ نے کہا۔ "کھڑے ہو جاؤ"
اور ڈانٹتے ہوئے پوچھا۔ "پھر چوری کرو گے؟"
"نہیں ہمیں معاف کر دیں!" ہم نے کہا
اب جو یہاں سے جان چھڑا کر بھاگے
تو گھر پہنچ کر سانس لیا۔ جب گھر والوں کو ہماری
کرتوتوں کا علم ہوا تو انہوں نے بھی خوب پٹائی
کی۔ وہ دن اور آج کا دن ہم نے کبھی پکنک
منانے کا پروگرام خواب میں بھی نہیں بنایا۔

(جمیل احمد۔ فضل بھمبرو)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

(از مرزا نصیر احمد گل حافظ آباد)

ہمارا خدا رب العالمین ہے۔ وہ قادر و قیوم اور خالق و مالک ہے اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی ہستی پہ شاہد ہے۔ حتیٰ کہ

ہر گیاہے کہ از زمیں روید — وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گوید

وہ گھاس پھونس بھی جو زمین سے اگتا ہے اس کی وحدانیت پہ گواہ ہے۔ اس نے اس کائنات میں بے شمار عجائبات رکھے ہیں۔ جو ایک قدر ہستی کے لئے بطور دلیل اور نشان کے ہیں جنہیں دیکھ کے بے اختیار انسان یہ کہہ اٹھتا ہے کہ

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے یہ اس عقدۂ دشوار کا

ذیل میں خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں سے نباتات کے چند عجائبات درج کئے جاتے ہیں۔ انہیں پڑھئے اور اس کی سبوحیت کے گن گائیے!

ناریل

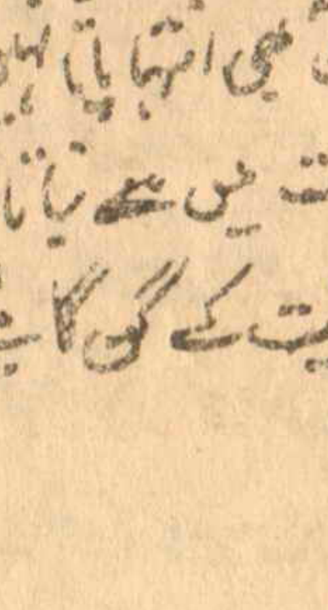

یہ جب کچا ہوتا ہے تو اس کے اندر سے ٹھنڈا خوشگوار پانی پیا جا سکتا ہے۔ پک جانے کے بعد اس کی گری دودھ کا مزا لقہ دیتی ہے۔ اس کے پتے ساگ کی طرح پکا کر کھا سکتے ہیں۔ اس کے پھولوں سے سیٹھا رس حاصل ہوتا ہے۔ خالی کھوپرا تیل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے درخت کی لکڑی عمارت بنانے کے کام آتی ہے۔ اس کے خشک پتوں سے چٹائیاں بنی جاتی ہیں اور اس کے ریشوں سے کپڑے، چٹائیاں، کشتی کے رسے اور بادبان بنائے جاتے ہیں۔ کھوپرے سے جو تیل نکلتا ہے وہ

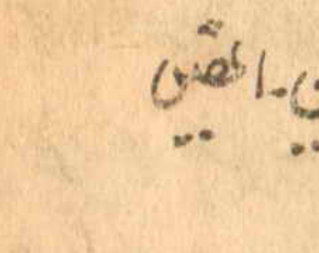

Digitized by khalafat Library Rabwah

کھایا جاتا ہے اور اس کو چراغ میں جلا کر اس سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی لکڑی کے بورے سے لکھنے کی سیاہی تیار ہو سکتی ہے اور بوقت ضرورت اس کے چوڑے چوڑے پتے بطور کاغذ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ جس ملک میں اس درخت کی کثرت ہے وہاں کے لوگوں کی جملہ ضروریات کھانا پینا۔ مٹھائی، سالن کے لئے گھی، برتن عمارت کا سامان، اوڑھنا بچھونا۔ رسیاں وغیرہ اسی ایک درخت سے پوری ہو سکتی ہیں۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ط

BREAD TREE.

تھنڈ کے بعض جزائر میں ایک درخت ہے جس کا میوہ وہاں کے باشندوں کے لئے روٹی کا کام دیتا ہے۔ اور اسی لئے اس کو روٹی کا درخت (BREAD TREE) کہتے ہیں۔ سال کے آٹھ مہینے برابر اس کا میوہ کھایا جاتا ہے اور اس اثناء میں اہل خزیرہ روٹی پکانے کی تکلیف سے بے نیاز رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کے لئے پکی پکائی روٹی مہیا فرما دی ہے۔ اس کی شکل گیند کی طرح گول ہوتی ہے اور ہر ایک دانے کا وزن پونے دو سیر کے قریب ہوتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی دوسری ضروریات بھی اسی درخت سے پوری ہوتی ہیں۔ مثلاً اس کے چھلکے سے وہ کپڑا بناتے ہیں۔ اس کا تنا کشتیاں بنانے کا کام دیتا ہے۔ اس کی شاخوں سے میز کرسی بنائی جاتی ہے۔ اس طرح وہ روٹی کی کاشت اور کئی ایک دوسری تکلیفیں برداشت کرنے سے بے نیاز رہتے ہیں۔

بچھو بوٹی

کشمیر میں عام ہے اس کے چھو جانے سے جسم میں ایک قسم کی آگ سی بھر جاتی ہے۔ مگر خدا نے اس کا تریاق بھی ساتھ ہی رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے پاس ہی شلغم کی طرح کا ایک پودا ہوتا ہے اس کا ایک پتہ توڑ کر زخم خوردہ مقام پر رکھنے سے ساری جلن دور ہو جاتی ہے۔

POISON IVY.

یہ ایک زہریلی بیل ہے اس کے چھو جانے سے ہاتھ منہ سوج جاتے ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔

شیطان کا پتہ DEVILS LEAF

Digitized by khalafat Library Rabwah

اگر اس پودے کا کانٹا چبھ جائے تو سال بھر تکلیف دیتا رہتا ہے اور بعض اوقات اس کے نتیجہ میں موت بھی واقع ہو جاتی ہے

مسافروں کا درخت
TRAVELLER'S TREE

کہتے ہیں کہ مڈغاسکر کے جزیرے میں جو مشرقی افریقہ کے قریب واقع ہے ایک اونچا درخت پیدا ہوتا ہے وہ ایک بلند ستون کی طرح تقریباً بے برگ و بار کھڑا رہتا ہے یہ درخت مسافروں اور سیاحوں کے لئے بڑا کارآمد ہے۔ اسی لئے اس کا نام TRA-VELLER'S TREE مشہور ہے۔ اس کے تنے پر صرف چوبیس چوڑے چکلے پتے ہوتے ہیں جو دور سے پنکھوں کی طرح نظر آتے ہیں ہر ایک پتے کے نیچے ایک پیالہ نما حصہ بنا ہے جس پر وہ پتہ ہر وقت سایہ کئے ہوئے رہتا ہے۔ اس پیالے میں قریباً ایک پونڈ یعنی ایک گلاس بھر نہایت میٹھا ٹھنڈا پانی موجود رہتا ہے۔ یہ درخت عموماً ایسے بیابان میں ہوتا ہے جہاں دور دور تک قطرۂ آب کا ملنا دشوار ہوتا ہے اس لئے تھکے ماندے پیاسے مسافروں کے لئے یہ درخت ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ سیاح لوگ اس پیالہ نما حصہ میں چاقو وغیرہ کسی نوکدار چیز سے سوراخ کر کے اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور ٹھنڈا تازہ پانی پی کر زندگی حاصل کرتے ہیں۔ جوں ہی ذرا اونچے ہوتے ہیں اس میں پرچھے وغیرہ سے چھید کر لیتے ہیں۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لق و دق بیابان کے مسافروں کے لئے غیب سے یہ عجیب و غریب سامان کر رکھا ہے۔ واقعی اللہ بہت مہربان ہے۔

چھوئی موئی

یہ بیل کی ایک قسم ہے جسے "لمس حساس" کہتے ہیں اس کے پتوں میں حیوانات کی طرح قوتِ احساس موجود ہے۔ جب کوئی انہیں چھوتا ہے تو وہ سمٹنے لگتا ہے جس طرح انسان شرما کر سمٹ جاتا ہے اسے انگریزی میں TOUCH ME NOT بھی کہتے ہیں۔

قدرتی گھڑی

ہندوستان میں دریائے گنگا کے کنارے ایک پودا ہوتا ہے جس کے پتے باقاعدگی سے ایک منٹ میں ساٹھ مرتبہ حرکت کرتے ہیں گویا یہ پودا ایک قدرتی گھڑی ہے جو بغیر کسی کمی بیشی کے خاموشی سے ٹھیک ٹھیک وقت بتاتی ہے۔ اس پر نہ موسم کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ہوا کی تیزی کا اس کی مقررہ حرکت میں فرق آتا ہے (باقی صفحہ پر)

شہد کی مکھی کو راستہ بتایئے!

Digitized by khalafat Library Rabwah

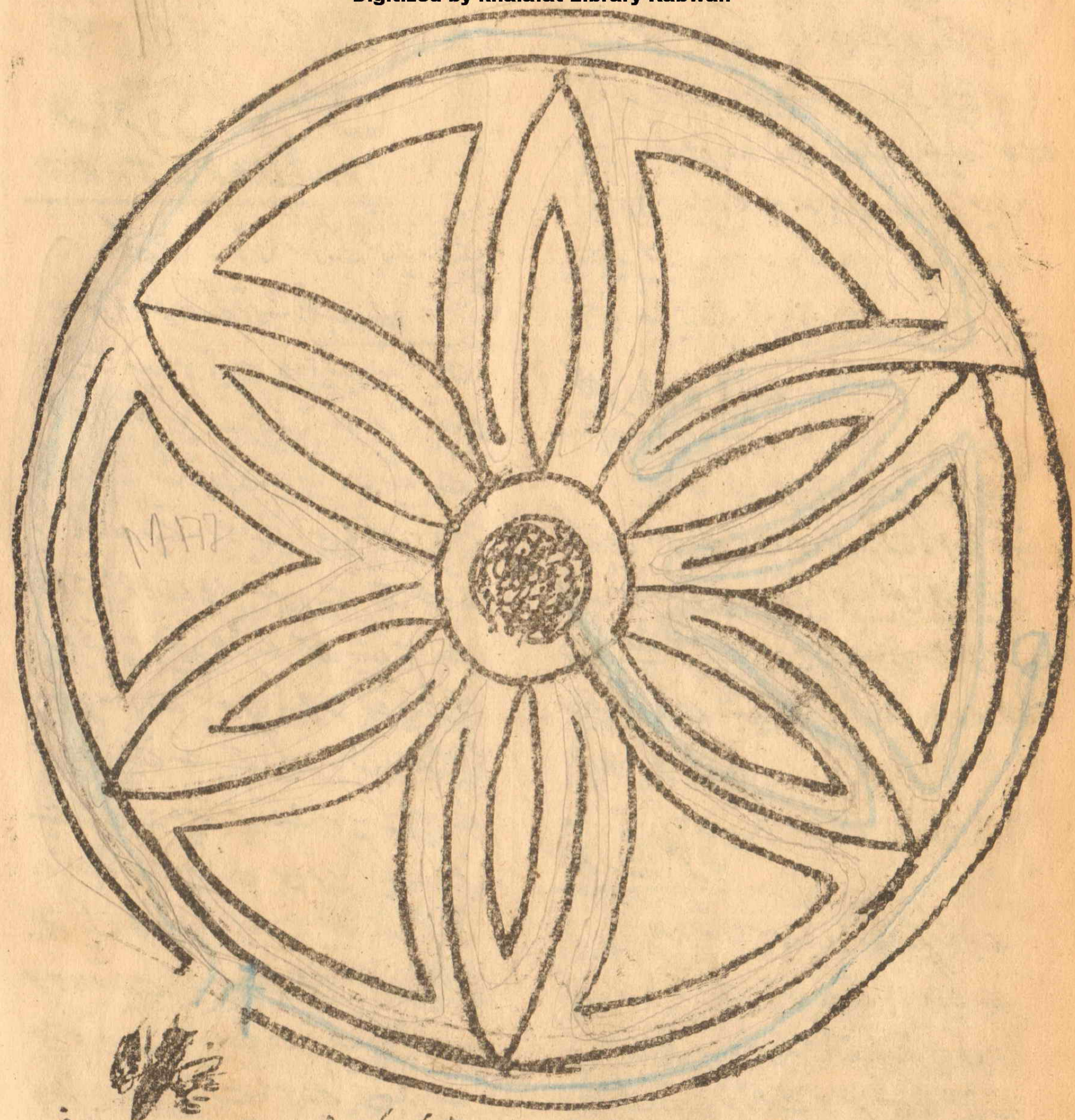

بہار کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ ایک دن ایک شہد کی مکھی شہد بنانے کے لئے رس کی تلاش میں نکلی ایک پھول پہ آ کر اسے رس حاصل کرتے دیکھ کر آئی۔ وہ اسے پھول میں رس تک پہنچنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا۔ اس نے اسے رس تک پہنچا دیا۔

(شفیق احمد الف۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسلمان بچوں کے سنہری کارنامے

(۱)
شوقِ جہاد فی سبیل اللہ

حضرت رافع بن خدیجؓ کی عمر غزوۂ بدر کے وقت صرف چودہ سال کی تھی مگر شوقِ جہاد کا یہ عالم تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو کر شریک جنگ ہونے کی اجازت طلب کی مگر حضورؐ نے کم سنی کی وجہ واپس کر دیا۔ اگلے سال اجازت ملی لیکن ایک اور نو عمر لڑکے سمرہؓ بن جندب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کم سنی کی وجہ سے اجازت نہ دی تو اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپ نے رافعؓ کو اجازت دے دی ہے۔ حالانکہ میں کشتی میں اس کو گرا لیتا ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بھی اجازت دے دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر کے لئے نکلے تو کئی کم عمر بچے بھی شوقِ جہاد میں ساتھ ہو لئے۔ جن میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے چھوٹے بھائی بھی تھے۔ آنحضرتؐ نے مدینہ سے تھوڑا فاصلہ جا کر فوج کا جائزہ لیا تو بچوں کو واپسی کا حکم دیا۔ حضرت عمیرؓ نے یہ حکم سنا تو لشکر میں ادھر ادھر چھپ گئے لیکن آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع ہو گئی اور آپ نے واپسی کا ارشاد فرمایا۔ جسے سن کر آپ رو پڑے۔ اس شوق اور تڑپ کو دیکھتے ہوئے آنحضرتؐ نے انھیں اجازت دے دی۔

(۲)
محبتِ رسولؐ

حضرت انسؓ کی عمر آٹھ دس سال کی تھی کہ آپ

Digitized by khalafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پہ
مامور ہوتے تھے لیکن اس کم سنی کے باوجود
آپؐ پہ پروانہ وار فدا تھے اور نہایت محبت
و اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے
تھے۔ نماز فجر سے قبل اُٹھ کر مسجد نبویؐ پہنچتے
اور حضورؐ کے تشریف لانے سے قبل حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی وغیرہ کا
خاطر خواہ انتظام کر کے وہاں حاضر رہتے تھے۔

حضرت زبیر بن العوامؓ، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص فدائیانہ تعلق رکھتے
تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے مشہور کر دیا کہ
مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
نعوذ باللہ گرفتار کر لیا ہے۔ حضرت زبیرؓ کو
یہ خبر پہنچی تو بے تاب ہو گئے اور باوجودیکہ
مکہ میں مسلمانوں کی حالت اس وقت کمزور تھی
آپ تلوار لے کر لوگوں کو چیرتے ہوئے حضورؐ
کی خدمت میں جا پہنچے، حضورؐ نے دیکھا تو
دریافت کیا کہ کیا بات تھی؟ آپ نے سارا
واقعہ سنایا تو حضورؐ بہت خوش ہوئے

حضرت زید بن حارثہؓ ایک اچھے
خاندان کے نونہال تھے۔ مگر اتفاق ایسا ہوا
کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے بچپن میں ہی
انہیں اغوا کر کے عکاظ کے بازار میں فروخت
کر دیا۔ جہاں حکیم بن حزام نے خرید کر اپنی
پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے حضور پیش کر دیا
اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور پہنچے۔

ایک دن ان کے قبیلہ کے بعض لوگ
حج کی نیت سے مکہ میں آئے تو انہیں پہچان
لیا اور جا کر ان کے والد کو خبر دی۔ جس پر ان کا
خوش ہونا ایک طبعی بات تھی۔ چنانچہ وہ اپنے
بھائی کو ساتھ لے کر مکہ میں پہنچے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے لجاجت انکسار عرض کیا کہ
میرے لڑکے کو آزاد کر دیں اور جو فدیہ چاہیں
لے لیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ فدیہ کی ضرورت نہیں
زید کو بلا کر پوچھ لیا جائے اگر وہ جانا
چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ
حضرت زیدؓ کو بلایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم
ان لوگوں کو جانتے ہو؟ انہوں نے جواب
دیا۔ کہ ہاں! یہ میرے والد اور چچا ہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان کے ساتھ
جانا چاہو تو تم جا سکتے ہو۔ ہر شخص اندازہ کر
سکتا ہے کہ بچپن میں ہی والدین، عزیز و اقارب
اور وطن عزیز سے چھوٹ جانے والے کو اتنے
لمبے عرصہ کی مایوسی کے بعد جب ان سے ملنے
کا موقع ملے اور پھر اپنے محبوب وطن میں
جا کر ماں باپ بہن بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں

Digitized by khalafat Library Rabwah

دوست۔ احباب ماؤں بچپن کے ہم جولیوں سے آزادانہ طور پر ملنے جلنے میں کوئی رکاوٹ بھی اس کے رستہ میں حائل نہ ہو تو اس کے جذبات ایسے وقت میں کیا ہو سکتے ہیں۔ سامنے باپ اور چچا کھڑے تھے اور اس یقین کے ساتھ ان کے دل بھرے ہوئے تھے کہ ہمارا لختِ جگر اب ہمارے ساتھ جائے گا۔ جدائی کی درد بھری گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں اور پھر وہ تا عمر ہمارے پاس ہی رہے گا مگر شدید یہ وہم بھی نہ کر سکتے تھے کہ جب زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانے کا اختیار دے رہے ہیں تو اسے اس میں کوئی انکار ہو سکتا ہے مگر حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ میں حضورؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آپ ہی میرے ماں باپ ہیں۔ آپ کے در کو چھوڑ کر میں کہیں جانا پسند نہیں کرتا۔ اس جواب کو سن کر ان کے والد اور چچا کی حیرت کی انتہاء نہ رہی اور انہوں نے کہا کہ زید! کیا تم آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتے ہو؟ حضرت زیدؓ نے کہا کہ ہاں مجھے اس ذات پاکؐ میں ایسی خوبیاں نظر آتی ہیں کہ اس پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ واقعی حضرت محمدؐ کی غلامی ہزار آزادیوں سے بڑھ کر ہے۔

○

تاریخ کے آئینہ میں

ماہ ستمبر کے چند اہم واقعات

۱ ستمبر ۱۹۴۷ء کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان قائم کی گئی۔

۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کی بنیاد رکھی گئی۔

۳ ستمبر ۱۹۶۱ء کو قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی

۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث پہلی بار انگلستان تشریف لے گئے۔

۷ ستمبر ۱۹۴۷ء پاکستان میں پہلی مجلس مشاورت لاہور میں منعقد ہوئی

۸ ستمبر ۱۹۳۶ء: قادیان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قائم ہوئی

۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء: پاکستان میں روزنامہ الفضل کا اجراء ہوا۔

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء: قادیان میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد نے وفات پائی

۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء: چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جنرل اسمبلی کے ۱۷ ویں سالانہ اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔

۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء: حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے وفات پائی

۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء: لندن کی ویمبلے کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خان نے حضرت مصلح موعودؓ کا مضمون "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پڑھا۔

۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء۔ غانا میں تیسرے احمدیہ سیکنڈری سکول کا افتتاح ہوا

۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قصر خلافت کی کچی عمارت سے متصل عارضی مسجد ربوہ میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا۔

(عبدالسمیع خان۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

بقیہ "لجنوں اور رجنوں کا مہینہ" صفحہ ۵

"سحری کھایا کرو، سحری سے برکت حاصل ہوتی ہے" (بخاری و مسلم)

صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا سحری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے" (مسلم)

فرمایا:-

"هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ"

یعنی بابرکت ناشتہ کی طرف آؤ۔

حقیقت یہ ہے کہ سحری کھانے میں بڑی برکتیں اور ثواب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھاتے تھے۔ سحری کھا کر ہم اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کریں۔ اور یہود یوں۔ عیسائیوں اور اہل کتاب کے طریق سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کریں اور دن میں روزہ رکھنے کی قوت اور ہشاش بشاش رہنے کی طاقت حاصل کریں۔

سحری کی ایک بہت بڑی برکت تو یہی ہے کہ اگر خدانخواستہ رمضان المبارک کی راتوں میں دیر تک جاگنے اور اللہ کی یاد کرنے کی توفیق نہیں ملی ہے تو اس وقت سحری کے لئے جاگ کر اللہ جس قدر توفیق عطا فرمائے نفل پڑھیں اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، استغفار کریں اور اس وقت کی برکتوں سے محروم نہ رہیں اور کم سے کم رمضان المبارک کی مبارک راتوں میں تو تہجد کی نماز کی برکتوں اور ثواب سے اپنے دامنوں کو خالی نہ رہنے دیں۔

ٹھانی جان ..

بقیہ "خبرنامہ تشحیذ" صفحہ ۳۵

سورج مکھی

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک مظہر سورج مکھی ہے یہ پودا سورج پہ گویا عاشق ہے۔ جدھر سورج ہو ادھر ہی منہ پھیر کر اس کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ اس کا راز خدائے پاک ہی جانتا ہے کہ وہ سورج کا اس قدر دلدادہ کیوں ہے؟

سورج مکھی گول شکل کا ایک خوبصورت پھول ہے جسے ریشم کی طرح نرم اور نازک ریشے دائرہ نما چھپر کی مانند گھیرے ہوتے ہیں اور گھڑی کی سوئی کی طرح اس کے وسط میں ایک ڈنڈی سی لگی ہوتی ہے جو اس کے سورج کے عین محاذی ہونے میں مدد دیتی ہے۔ سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی یہ پھول کملا کر رہ جاتا ہے

..

Digitized by khalafat Library Rabwah

بچوں کا قابلِ تعریف شوق

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ وہ بڑوں کی ریس میں روزہ ضرور رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ شوق اس لحاظ سے قابلِ تعریف ہے کہ نیکی میں بڑوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے لیکن اس شوق کے پورا کرنے میں اسلامی حکم کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے رمضان میں روزے رکھنا بالغ مردوں اور عورتوں پر فرض کیا ہے۔ بچوں پر نہیں۔ یعنی جب ایک بچہ بڑا ہو کر اٹھارہ سال کا ہو جاتا ہے۔ تب جا کر اس پر روزہ فرض ہوتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ عبادت تو ضرور ہے لیکن ذرا سخت قسم کی عبادت ہے چھوٹے بچوں کے لئے اسے برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا اور اگر وہ اسے برداشت کر بھی لیں تو اس سے ان کی نشوونما پر اثر پڑنے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بچوں کے لئے روزہ کو فرض قرار نہیں دیا۔

ہاں اسلام نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ بچے بھی روزے کے ثواب سے بالکل محروم نہ رہیں۔ اس نے اجازت دی ہے کہ ذرا بڑی عمر کے بچوں کو ۱۸ سال کی عمر سے پہلے ہی مشق کے لئے کبھی کبھی روزہ رکھوا دینا چاہیئے یعنی بارہ سال کی عمر میں اور اس کے بعد بچے بھی کبھی کبھی روزہ رکھ سکتے ہیں تاکہ انہیں روزہ رکھنے کی عادت پڑے اور جب وہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر رمضان کے مہینے میں آسانی سے روزے رکھ سکیں۔

بچوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچپن میں پہلا روزہ رکھنے کی اجازت دی تو اس وقت آپ کی عمر گیارہ یا بارہ سال کی تھی۔ اس کے بعد آپ حضرت

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ کی اجازت سے کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ باقاعدگی سے اور مسلسل روزے رکھنے آپ نے اُس وقت شروع کئے جب آپ اٹھارہ سال کے ہو گئے۔

سو چھوٹے بچوں کو چاہیئے کہ وہ محض شوق پورا کرنے کی خاطر روزے نہ رکھا کریں۔ ہاں جب ان کی عمر دس بارہ سال کی ہو جائے تو پھر وہ اپنے والدین کی اجازت سے کبھی کبھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اسلام نے جو حکم بھی دیا ہے۔ ہمارے فائدہ کے لئے دیا ہے تو اب اسی میں ہے کہ اسلام کے حکم کی پابندی کی جائے ہاں نیت ہمیشہ یہ رکھنی چاہیئے کہ ہم بڑے ہو کر روزے ضرور رکھیں گے۔ اور اس غرض سے کبھی غافل نہ ہوں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچوں کو چھوٹی عمر میں روزہ رکھے بغیر اس کا ثواب ضرور مل جائے گا۔ اور جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں باقاعدگی سے روزے رکھنے کی توفیق دے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب بچوں کو روزوں سے متعلق اسلامی حکموں پر چلنے کی اور ان کی پوری پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○ محمد شفیق قیصر

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رشح پرور خطبات، علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی اور عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت، آپ کا اخلاقی فریضہ ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور۔ نائب مدیر ناصرات کے صفحات۔ انصاء فضل عمر پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور

دودھ کا پنیر

پنیر نہایت ہی عمدہ غذا ہے اس کو تیار کرنے کے لئے گائے بھینس کے دودھ کے علاوہ خشک دودھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اشیاء: پنیر بنانے کے لئے دہی۔ لیموں کا رس دودھ ایک سیر اور سرکا درکار ہے

طریقہ: دودھ کو آگ پر گرم کریں جب اُبلنے لگے تو اس میں ایک یا دو چمچ سرکا یا آدھ پاؤ دہی یا ایک چمچ لیموں کا رس ڈال دیں۔ پانی اور پنیر الگ ہو جائے گا۔ باریک کپڑے سے چھان کر پانی علیحدہ کر دیں۔ پنیر کو اس طرح کچا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پکانے کا طریقہ: اگر اس کا پکانا مقصود ہو تو کسی لکڑی یا دیگچی کے سیدھے ڈھکنے پر ایک بڑا سا کپڑا بچھا کر پنیر اس پر رکھیں۔ پھر اسے اس پر پھیلا دیں اور چوکور ٹکڑا بنا لیں۔ اس ٹکڑے کی موٹائی نصف انچ ہو دوسری صورت میں پنیر سوکھ جائیگا

پھر چاروں طرف کا کپڑا الٹا کر پنیر کے اوپر ڈال دیں اور اوپر ایک سیدھا ڈھکنا رکھ دیں اور ڈھکنے کے اوپر کوئی وزنی چیز رکھ دیں تاکہ پنیر میں سے پانی بالکل علیحدہ ہو جائے۔ نصف گھنٹہ یوں ہی پڑا رہنے دیں اور پھر وزن اٹھا دیں اور اوپر والا کپڑا بھی آہستہ سے ہٹا دیں۔

اب تیز چھری لے کر ایک انچ چوڑی اور ایک انچ لمبی ٹکڑیاں کاٹ لیں۔ گھی میں ان ٹکڑیوں کو تل لیں۔ جب ہلکا لال رنگ ہو جائے تو مسالے میں پکائیں۔ اس میں کوئی سبزی۔ آلو۔ مٹر۔ ساگ اور گوبھی یا دال ملا کر بھی پکا سکتے ہیں۔ گوشت اور قیمے میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ بیسن سے پکوڑے بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھئے پانی جو علیحدہ نکال لیا تھا اسے ضائع نہ کریں۔ اس پانی میں ایک ٹماٹر

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیاز - دال - یا سبزی ملا کر بھجیا بھی بنائی جا سکتی ہے - یہ پانی زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے
(بشریٰ منصور - گجرات)

نرگسی کوفتے

اجزاء: انڈے (۴) عدد قیمہ (ایک پاؤ)
پیاز (ایک پاؤ) مصالحہ (حسب پسند)
گھی (ایک پاؤ) بیسن (½ چھٹانک)

ترکیب:- انڈے ابال لیں اور ان کا چھلکا اتار لیں۔ پیاز باریک کاٹ کر اس میں نمک مصالحہ وغیرہ ملا لیں اور قیمہ بھی بھی ملا لیں۔ دو انڈے لے کر ایک برتن میں الگ پھینٹ لیں۔ ایک انڈا لے کر اس مرکب میں لپیٹ لیں اور قیمہ لپیٹے ہوئے انڈے کو پھینٹے ہوئے انڈوں میں ڈبو کر ایک ایک کر کے گرم کئے ہوئے گھی میں تل لیں۔ اب ہر تلے ہوئے انڈے کے دو دو برابر کے ٹکڑے کر لیں لیجئے! نرگسی کوفتے تیار ہیں۔

(نصرت چوہدری
دریا خاں مری - سندھ)

کام کی باتیں

- کھرمانس کی بدبو دور کرنے کے لئے ایک پیالی سرکہ ڈال کر ابالیں۔ بعد میں ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں۔
- ٹماٹر عمودی سمت کاٹنے سے اس کا رس ضائع نہ ہوگا۔
- لیموں کا رس ٹھنڈے پانی میں ڈال کر دانت صاف کرنے سے اس پہ جمی ہوئی سخت تہہ اتر جاتی ہے۔
- تارپین کے تیل سے چمڑے کے سینڈل کا میل دور ہو جاتا ہے۔
- روزانہ استعمال کے کپڑے دھوتے وقت لیموں کا عرق شامل کرنے سے سارا میل دور ہو جاتا ہے۔

(کوکب نوید - منڈی ڈیرکے)

تشحیذ کی بچے ۱۸ ستمبر تک "رامت گفتاری" کے موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر ہمیں ارسال کریں۔ ہم انہیں تشحیذ الاذہان کی آئندہ اشاعت میں شامل کریں گے۔ بچے زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شرکت کریں۔

(ادارہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

تکیہ کے غلاف پر کاڑھنے کے لئے پھول

(شگفتہ ناز - لائلپور)

شیڈ کے دیدہ زیب رنگوں سے بنائیے!

تکیہ کے کونے کا پھول

ناصرہ عزیز - جامعہ نسواں
(تلہ گنگ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

ایک پولیس کانسٹیبل کی جیب سے اس کی بیوی نے کچھ روپے نکال لئے۔ اتفاق سے یہ حرکت پولیس کانسٹیبل نے دیکھ لی۔ غصہ سے وہ اپنی بیوی سے بولا۔

"یہ کیا حرکت کی تم نے؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ میں پولیس میں ہوں اور تمہیں چوری کے الزام میں گرفتار کر سکتا ہوں؟"

بیوی نے یہ بات سنی تو ان روپوں میں سے چھ پانچ روپے نکال کر اپنے شوہر کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور بولی۔

"لیں لیں۔ معاملہ یہیں ختم کرو!"

(طاہر اقبال۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

ایک دوست (دوسرے سے) "کیا بات ہوئی بھئی تم اپنا مکان بیچ کر کرائے کے مکان میں کیوں آ گئے؟"

دوسرا دوست: "دراصل آج کل چوریاں بہت ہو رہی ہیں۔ لیں چوروں کے ڈر سے بیچ دیا۔ اور تو کوئی بات نہیں۔"

(مبریہ صدیقہ۔ گلگت)

ایک آدمی: (دوسرے آدمی سے) "بعض دفعہ پاگل آدمی بہت اچھی بات کہہ دیتے ہیں۔"

دوسرا آدمی: "واقعی تم نے بہت اچھی بات کہی ہے۔"

سرکاری وکیل نے عادی مجرم کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس چھڑی کے سرے پر ایک شیطان کھڑا ہے!"

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجرم نے تمسخرانہ لہجے میں پوچھا:۔
"کون سے سر سے پہ حضور؟"
(تقدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

ماں: (بچہ سے۔ جو اپنے ہاتھ پہ پٹی باندھ رہا تھا) "بیٹے کیا بات ہے؟"
بیٹا: "کچھ نہیں امی! بس ہاتھ پہ چوٹ لگ گئی ہے۔"
ماں: "بیٹا تم روئے نہیں!"
بیٹا: "میں سمجھا آپ گھر پہ نہیں ہیں۔"
(فتح محمد آفتاب گوڈھ مبارک آباد)

ایک آدمی گاڑی میں پوری سیٹ پہ قبضہ جمائے بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا اور بولا۔ "پوری سیٹ سنبھالے بیٹھے ہو کسی اور کو بھی جگہ دو!"
اس آدمی نے ذرا رعب سے کہا۔ "تمہیں معلوم نہیں کہ میں کون ہوں؟"
وہ آدمی ڈر کر آگے چلا گیا۔ اس طرح اس نے تین چار آدمیوں کو یہی جواب دیا۔ آخر ایک آدمی نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا۔ کہ "بتاؤ تم کون ہو؟"
اس آدمی نے جواب دیا: "میں مریض ہوں"
(طارق سہیل۔ مریدکے)

ماں (بیٹے سے) "بیٹا آج تم اتنے خوش کیوں ہو؟"
بیٹا۔ "امی جان! ہم خوش کیوں نہ ہوں۔ ہمارے ماسٹر صاحب کی شادی ہے اور وہ ایک ہفتہ کی چھٹی پر گئے ہیں۔"
(دشیدہ اختر۔ ربوہ)

کرایہ دار: "یہ عجیب مکان ہے۔ دو بوندیں برستی ہیں تو چھت ٹپکنے لگتی ہے اور میری مرغیاں پانی میں ڈوب جاتی ہیں"
مالک مکان: "جناب تو آپ مرغیوں کی بجائے بطخیں پال لیں۔"
(کوثر نورین۔ بہاولنگر)

زید کو فوری طور پر کرائے کا ایک مکان چاہیئے تھا۔ اس نے شہر کے تمام محلے دیکھ ڈالے لیکن کہیں بھی اسے کوئی مکان نہ ملا۔ آخر اس نے ایک اسٹیٹ ایجنٹ کی خدمات حاصل کیں۔ اسٹیٹ ایجنٹ نے اگلے ہی روز ایک نہایت خوبصورت مکان دکھایا۔ صورت یہ تھی کہ اوپر کے حصہ میں مالک مکان رہتا تھا اور نچلا حصہ کرائے کے لئے تھا۔
مالک مکان نے کمرے دکھانے کے بعد کہا "ہم اپنے مکان میں رات گیارہ بجے کے بعد، عورتوں، بچوں، پالتو جانوروں، ریڈیو ٹیلی ویژن، اور دوسرے آلاتِ غنا وغیرہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کا شور پسند نہیں کرتے۔"

"کرایہ نامہ پر دستخط کرنے سے قبل میں آپ کو ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں" زید نے کہا۔

"فرمایئے!" مالک مکان نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"میرے پاس ایک خاموش پین ہے جو لکھتے وقت کافی شور مچاتا ہے"

(شفیق احمد الٹی۔ ربوہ)

ایک دفعہ ہم تمام بہن بھائی بیٹھے ایک دوسرے کو لطیفے سنا رہے تھے۔ جب سب سنا چکے تو میرے سب سے چھوٹے بھائی (جن کی عمر تقریباً چار سال ہے) کی باری آئی۔ اس نے اپنا لطیفہ یوں سنایا۔

"ایک دفعہ ایک بچہ دریا کے کنارے چل رہا تھا کہ دریا میں گر گیا اس کی امی رونی ہوئی گھر آئی۔ جونہی اس نے نلکا چلایا تو بچہ پھدک کر نلکے کی ٹونٹی سے باہر نکل آیا۔"

(ایم اے عاذر۔ راولپنڈی)

ایک بہت موٹا آدمی اپنا نوکر لے کر بازار سے جوتا خریدنے گیا۔ دوکان پر کوئی جوتا بھی اسے پورا نہ آیا۔ آخر ایک جوتا پسند آیا جو ہمیشہ اس کا چشمہ گر گیا۔ اب اسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ بولا "یہ جوتا ٹھیک ہے"

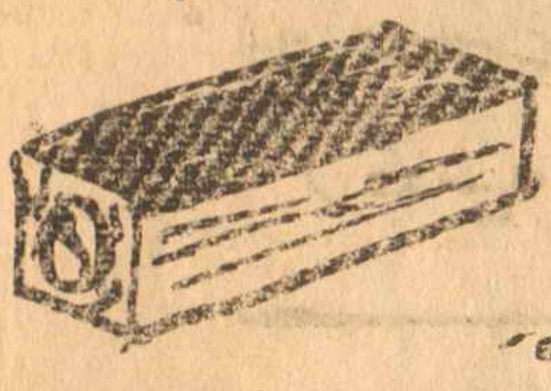

نوکر بولا "لیکن سرکار یہ تو جوتوں کا ڈبہ ہے۔"

(حامد محمود قریشی۔ کراچی)

ایک آدمی ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب کیا آپ کے پاس ہچکی روکنے کی کوئی دوائی ہے؟"

ڈاکٹر صاحب بولے "ہاں ہے!" اور ساتھ ہی اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا اور کہا کہ "ہچکی رک گئی نا! تھپڑ سے ہی ہچکی رکتی ہے۔"

وہ آدمی اپنا گال سہلاتے ہوئے بولا "جناب! ہچکی مجھے تو نہیں۔ میری بیگم کو تھی۔"

(شاہد احمد منیر۔ ربوہ)

ایک دن ملا نصر الدین اپنے کسی دوست کے ہاں گئے۔ میزبان کا کتا انہیں دیکھ کر بھونکنے لگا تو وہ گھبرا گئے۔ میزبان نے ازراہ ہمدردی کہا کہ گھبرائیں نہیں آپ نے یہ کہاوت نہیں سنی کہ جو بھونکتے ہیں وہ کاٹتے نہیں؟"

ملا نے بولا "سنی تو ہے" [illegible]

(حماد غلام حیدر۔ گلستان جوہر)

Editor: M. Shafique Qaiser

Monthly Tash-heez-ul-Azhan Rabwah
Tabuk 1355 H.S. — September 1976

Regd. No. L 7128
N. A. Press, Rabwah

تشہیزان

Digitized by khalafat Library Rabwah

گھر بھر کی خوشی اور صحت کا ضامن ہے

Sheezan
Peach Jam
HOT KETCHUP
SPECIAL
HOT KETCHUP
Sheezan
Sheezan
Sheezan